



5 فروری ... یوم یکجہتی کشمیر



کشمیریوں کو
استصواب راتے
کا حق دیا جائے!



حُرمت رسول ﷺ شان رسالت مآب میں
گستاخی کی سزا اور آزادی اظہار رائے!

دورہ اوبامہ

مودی کی چائے اور

سعودی فرمانروا سلمان بن عبدالعزیز آل سعود کی نماز!

- عصر کے بعد دو رکعت پڑھنا.....!؟
- نماز میں مخصوص سورتوں کی تلاوت.....!؟
- پاکستانی مصنوعات پر جاپانی لیبل چسپاں کرنا.....!؟

قرآن و سنت
کی روشنی میں

نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

عالم کفر میں ”محمد“ نام کی
غیر معمولی مقبولیت!

محمد رسول اللہ

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد

کامیاب انسان

﴿إِنَّمَا تُوفُونَ أَجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَمَنْ دُخِيَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ

فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ﴾ (آل عمران)

”قیامت کے دن تم اپنے بدلے پورے پورے دیئے جاؤ گے۔ پس جو شخص آگ سے بچا دیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا ہے شک وہی کامیاب ہے۔ اور (یاد رکھو کہ) دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کا سامان ہے۔“

ہر انسان اپنے لیے کامیابی کا خواہاں ہوتا ہے اور حصول کامیابی کے لیے تگ و دو اور محنت و مشقت کرتا ہے لیکن عقل مند انسان وہ ہے جو حقیقی اور مستقل کامیابی کے حصول کے لیے کوشش کرے۔ ایسی کامیابی کہ جس کے بعد ناکامی کا کوئی امکان ہی نہ ہو۔ دنیا میں رہتے ہوئے انسان عارضی نفع اور تھوڑے سے فائدہ کے لیے بھی دن رات سوچ و بچار کرتا ہے اور اس کے باوجود اسے پورا وثوق نہیں ہوتا کہ وہ اس فائدہ کو پالے گا لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسی دائمی کامیابی اور ابدی منافع کی طرف قرآن میں رہنمائی کر دی ہے کہ جس کے بعد نامرادی نہیں اور اس کا حصول بھی کسی قسم کے شک و شبہ سے بالا ہے اور حقیقت میں یہی اصل کامیابی ہے:

﴿قَالَ اللَّهُ هَذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ صُدُوقُهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا

الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَلِكَ الْفَوْزُ

الْعَظِيمُ﴾ (البقرة)

”اس دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ وہ دن ہے کہ جو لوگ سچے تھے ان کا سچا ہونا ان کے کام آئے گا ان کو ایسے باغات میں ٹھہرایا جائے گا جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی ان میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے خوش ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔“

اور یہ کامیابی ان کا مقدر بنے گی جنہوں نے دنیا میں رہتے ہوئے اللہ کی مرضی والی اور رسول ﷺ کی اطاعت والی زندگی گزاری ہوگی:

﴿إِنَّ أَوْلَىٰ لِلَّهِ لَآ خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا

يَتَّقُونَ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ

اللَّهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ (یونس)

”یاد رکھو! اللہ کے دوستوں پر کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں۔ وہ وہ ہیں جو ایمان لائے اور (برائیوں سے) پرہیز کیے رکھا۔ ان کے لیے دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی خوش خبری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی باتیں بدلانہیں کرتیں اور یہی بڑی کامیابی ہے۔“

دنیا میں رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا خوف دلوں میں بٹھائے رکھنا، حق اور سچ کا ساتھ دینا، اس کے پیچھے ہونے رسول ﷺ کی اطاعت کے ذریعے اللہ کی رضا کا متلاشی رہنا ہمارے لیے حقیقی اور ابدی کامیابی کا ضامن ہے اور ایک مومن کے سامنے اسی کامیابی کا حصول ہدف زندگی ہونا چاہیے۔

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

صدقہ کی ترغیب

[عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "أَيُّهَا مُسْلِمُ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلَى عُرَى كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ خَضِرِ الْجَنَّةِ وَأَيُّهَا مُسْلِمُ أَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلَى جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثَمَارِ الْجَنَّةِ وَأَيُّهَا مُسْلِمُ سَقَى مُسْلِمًا عَلَى ظَمَأٍ سَقَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ۔" (ابوداؤد)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس مسلمان نے کسی برہنہ بدن مسلمان کو پہننے کے لیے لباس دیا اللہ تعالیٰ اسے جنت کا سبز لباس پہنائے گا، جس مسلمان نے کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائے گا، جس مسلمان نے کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلایا اللہ تعالیٰ اسے جنت کی سیل بند (مہرزدہ) مشروب پلائے گا۔“

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ایک مسلمان کو صدقہ دینے کی طرف رغبت دلائی ہے کہ جو شخص صدقہ کرے گا اسے دنیا میں مشکلات سے نجات اور آخرت میں اس کا نعم البدل عطا ہوگا۔ صدقہ کرنے کے نتیجے میں جنت کی نعمتیں حاصل ہوں گی اور اللہ تعالیٰ خوش ہو کر انعام و اکرام سے نوازے گا۔ آج کل پاکستان کی اکثر آبادیاں سیلاب کی وجہ سے بہت پریشان ہیں اکثر کے پاس سر چھپانے کے لیے چھت نہیں تو کوئی دو وقت کی روٹی کو ترس رہا ہے۔ سردی کا موسم شروع ہو چکا ہے مگر بستر، لحاف اور بدن کے لیے لباس نہیں۔ ان حالات میں ہر پاکستانی شہری کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان پریشان اور مفلوک الحال لوگوں کو لباس پہنائے۔ انہیں کھانا کھلائے اور ان کے لیے صاف پانی کا انتظام کرے۔ ننگے بھوکے اور پیاسوں کی ضرورت کو پورا کرنا تعاون بھی ہے اور قابل جزا بھی۔ ضرورت مند کو لباس پہنا دینے سے جنت کا سرسبز لباس ملے گا۔ بھوکے کو کھانا کھلا دینے سے جنت کے پھل ملیں گے اور پیاسے کی پیاس دور کر دینے سے جنت کی سیل بند شراب پینے کو ملے گی۔ صدقہ سنت نبوی کے مطابق ہو یعنی وہ چیز اللہ کی راہ میں دی جائے جو اپنے آپ کو پسند ہے۔ رضائے الہی پر مبنی اور ریاکاری سے پاک ہو تو اللہ اسے قبول کرتا ہے جب تک ایک انسان اپنے مجبور و پریشان بھائی کی امداد کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی مدد کرتا ہے اور آخرت میں جزا بھی دے گا۔

اظہارِ جہتی کشمیر

دنیا اس امر پر شاید ہے کہ کشمیر کا تنازعہ نصف صدی سے بھی زیادہ عرصہ سے پاکستان اور بھارت کے درمیان شدید تلخی کا سبب بنا ہوا ہے۔ اس دوران دونوں ملکوں کے درمیان کئی بار مذاکرات بھی ہوئے، تین جنگیں بھی ہوئیں اور پاکستان بھارت کنٹرول لائن پر بھارتی اشتعال انگیزی میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے لیکن مسئلہ یوں کا توں ہے۔ ایک عالم اس بات پر بھی گواہ ہے کہ بھارت نے ریاست جموں و کشمیر کے وسیع رقبے پر فوجی طاقت کے بل بوتے پر غاصبانہ قبضہ کر رکھا ہے لیکن بھارت اپنی دیرینہ آرزو کے مطابق کشمیری حریت پسندوں کی جدوجہد آزادی کو آٹھ لاکھ ظالم فوج کے جبر و تشدد کے باوجود انہیں زیر نہیں کر سکا۔ 8,00,000 سے زائد افراد کی قربانیاں پیش کرنے کے باوصف خون شہیداں جتنا بہہ چکا ہے حصول آزادی کا جذبہ اور ولولہ اتنا ہی تیز ہو رہا ہے۔ انہی قربانیوں کی بدولت کشمیری مسلمانوں کی جدوجہد آزادی پورے جوش و جذبہ کے ساتھ جاری ہے۔ کشمیری حریت پسند جس جذبہ ایمانی، اتحاد اور عزم و ہمت کے ساتھ ایثار و قربانی کی لازوال داستانیں رقم کر رہے ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ دن دور نہیں جب وادی جموں و کشمیر شیعہ ہندو سے آزاد ہوگی۔

تاریخ شاید ہے کہ قربانیاں کبھی رائیگاں نہیں جاتیں۔ اور کشمیریوں پر جس قدر ظلم ڈھائے جا چکے ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ وادی کشمیر میں مسلمانوں کا کوئی گھر ایسا نہیں جس کا کوئی فرد آزادی کی راہ میں شہید نہ ہوا ہو اور کوئی شخص ایسا نہیں جو بھارت کی ظالم فوج کے قہر کا نشانہ نہ بنا ہو۔ ہندو فوجیوں کی درندگی کا عالم یہ ہے کہ مسلمان عورتوں کو عصمت دری کا نشانہ بناتے ہوئے انہوں نے کمن بچوں اور عمر رسیدہ خواتین کو بھی معاف نہیں کیا۔ بے شمار مساجد کا تقدس پامال ہوا۔ پورا خطہ کشمیر خون سے لالہ زار ہوا۔ اس طرح خفے کا امن ایک خواب بن کر رہ گیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ بھارت کشمیر میں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیاں کر رہا ہے۔ ایسے حالات میں انسانی حقوق کی وعید یا تنظیمیں کہاں ہیں؟ اقوام متحدہ کی حق خود ارادیت کی قراردادیں کہاں ہیں؟ بلاشبہ مسئلہ کشمیر پر قومی اور انصاف پسند ممالک کے طور پر اتفاق رائے موجود ہے لیکن بھارت کشمیری مسلمانوں کی جدوجہد کو سبوتاژ کرنے کے لیے قوت اور ہٹ دھرمی کی بنا پر اقوام متحدہ کی قراردادوں اور بین الاقوامی قوانین کو پامال کر رہا ہے۔ اس کے جارحانہ اقدامات انسانی حقوق کے علمبرداروں کے لیے کھلا چیلنج ہیں۔

اس حقیقت سے انکار ناممکن ہے کہ کشمیر پاکستان اور بھارت کے درمیان کوئی سرحدی معاملہ نہیں بلکہ تنازعہ کشمیر تقسیم ہند کے نامکمل ایجنڈے کا حصہ ہے جس کا فیصلہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق ہونا چاہیے۔ کیونکہ کشمیر کا مقدمہ آج بھی اقوام متحدہ کے ایجنڈے پر موجود ہے۔ لیکن نہایت افسوس کی بات ہے کہ امریکہ مذاکرات کا مشورہ دیتے وقت اس کا حوالہ نہیں دیتا۔ امریکہ اگر اس مسئلہ کے منصفانہ حل میں سنجیدہ اور مخلص ہے تو اسے بھارت کو صرف ایک اصول کا پابند کر دینا چاہیے کہ وہ کشمیریوں کو حق خود ارادیت دے دے تاکہ وہ اپنے مستقبل کا فیصلہ خود کر سکیں۔ لیکن یہ بڑی تلخ حقیقت ہے کہ بھارت نے ”گن پوائنٹ“ پر کشمیری عوام کے حقوق غصب کر رکھے ہیں۔ بظاہر وہ جمہوریت کا بڑا چیمپئن بنا پھرتا ہے۔

پاکستان اس وقت کشمیر ایسے نازک اور اہم مسئلہ کے بارے میں بہت سنجیدہ اور فکر مند ہے۔ مذاکرات کے سلسلہ میں پاکستان نے کبھی پس و پیش نہیں کیا۔ جب تک بھارت مقبوضہ کشمیر میں ریاستی دہشت گردی بند نہیں کرتا مذاکرات نتیجہ خیز نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ مذاکرات کے لیے بہتر اور خوشگوار ماحول پیدا کرنا ضروری ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ مذاکرات اگر اخلاص و سنجیدگی پر مبنی ہوں تو تنازعہ کے حل کے لیے راہیں تلاش کی جاسکتی ہیں۔ افسوسناک امر یہ ہے کہ بھارت نے اب تک منفی طرز عمل ترک نہیں کیا۔ بھارت کے کئی ذمہ داران اب بھی اوٹ انگ کی رٹ لگا رہے ہیں۔

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن و حدیث
- 2 ادارہ
- 4 احکام و مسائل
- 6 مجلس اہل حق (جلد ۱)
- 9 محبت رسول
- 10 شان رسالت میں گستاخی کی سزا
- 13 زبان کی حفاظت
- 14 دیار کفر میں نام محمد کی مقبولیت
- 16 ڈاکٹر بہاؤ الدین کی ”تاریخ احمدیہ“
- 19 گستاخانہ خاکے اور ہماری ذمہ داری
- 20 ادب کا دورہ مودی کی جائے
- 21 کاروانِ علم و ادب
- 23 توحید آمیز خاکے اور عالم اسلام کا رد
- 24 یادِ رفعتان (خادمہ دین ام سعد)
- 25 اخبار الجمانہ

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام
اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

ہفت روزہ ”اہل حدیث“

چوک اہل حدیث (المعرفہ بٹی چوک)

106، راوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525

email: weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک

- سالانہ 500/- روپے
ششماہی 300/- روپے
بذریعہ دہائی 535/- روپے
بروزی نمائندگی سے 5500/- روپے
نی پرچہ 15/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”المشر پرنٹ ان“ شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

باخبر لوگ جانتے ہیں کہ کم و بیش ربح صدی سے پاکستان میں 5 فروری کا دن کشمیری مسلمانوں کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اس بار بھی پورے ملک میں قوم نے متحد ہو کر ہڑتال کی، جلسے جلوس، ریلیاں اور احتجاجی مظاہرے ہوئے اور پوری دنیا کو یہ پیغام دیا کہ برصغیر میں امن مسئلہ کشمیر کے ساتھ وابستہ ہے۔ انصاف پسند دنیا پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ بھارت پر سفارتی اور اقتصادی دباؤ بڑھا کر اسے مجبور کر دے کہ وہ اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل کرتے ہوئے اپنی فوجوں کو نکال کر اہل کشمیر کو اپنے وعدے کے مطابق حق خود ارادیت دے تاکہ وہ اپنے مستقبل کا فیصلہ آزادی کے ساتھ کر سکیں۔ ہماری رائے میں مسئلہ کشمیر کی اہمیت کے پیش نظر سال میں ایک دن منالینا کافی نہیں بلکہ کشمیر کی آزادی اور وہاں جاری تحریک آزادی کو توانا بنانے کے لیے بہت سے ضروری اقدامات کی ضرورت ہے اس پر حکمرانوں کو غور و فکر کرنا چاہیے۔

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

حسنِ فطرت کا سراپا آپ ﷺ ہیں	✽	علم و حکمت کا اثاثہ آپ ﷺ ہیں
خلق کا حاصل انہیں اعلیٰ مقام	✽	کامل و اکمل نمونہ آپ ﷺ ہیں
دشمنوں پر جب کبھی قابو ملا	✽	عفوِ عامہ کا خزانہ آپ ﷺ ہیں
صورت و سیرت بیاں میں آئے کب؟	✽	سارے عالم میں یگانہ آپ ﷺ ہیں
خود خدا اُن پر تو بھیجے ہے درود	✽	ساری خلقت میں چُنیدہ آپ ﷺ ہیں
بن کے آئے رحمۃ للعالمین	✽	رحمتِ حق کا حوالہ آپ ﷺ ہیں
سُرتِ نفسی جب پکاریں گے سبھی	✽	ساری اُمت کا سہارا آپ ﷺ ہیں
روزِ محشر ہوں گے وہ پُرسانِ حال	✽	آخری پھر بھی سہارا آپ ﷺ ہیں
عاصمِ عاصی کو اُن کی آس ہے	✽	مغفرت کا استعارہ آپ ﷺ ہیں

بیت
مآثر
الامام
عبد الستار احمد

مرکز الدراسات الاسلامیہ

سلمان کلانی سہیل چٹوڑی غازی آباد پاکستان
Mob: 0300-4178626 - 065-2663317
Email: hammad3316@yahoo.com



پاکستانی مصنوعات پر ساختہ جاپان لکھنا

سوال

میں ایک جنرل سنور پر ملازم ہوں جہاں مختلف اشیاء فروخت کی جاتی ہیں مالک دوکان پاکستانی مصنوعات پر ساختہ جاپان کا سٹکر لگا کر اسے فروخت کرتے ہیں اور ہمیں بھی ان کے ساتھ تعاون کرنا پڑتا ہے قرآن وحدیث کے مطابق اس کی وضاحت کریں۔

جواب

دنیوی زندگی گزارنے کے لیے تجارت ایک اہم ذریعہ ہے لیکن اسے انتہائی سچائی اور دیانتداری کے ساتھ سرانجام دینا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے سچے دیانتدار تاجر کی بہت فضیلت بیان فرمائی ہے حدیث میں ہے: ”دیانتدار سچا مسلمان تاجر قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔“ (ابن ماجہ التجارات: ۲۱۳۹)

یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے تاہم امانت ودیانت اور سچائی کے ساتھ تجارت کرنا بہت فضیلت والا عمل اور نہایت باعث برکت ہے۔ تجارت میں دیانتداری کا تقاضا ہے کہ کوئی عیب دار چیز فروخت نہ کی جائے۔ اگر اس میں کوئی عیب ہے تو اس کی وضاحت کر دینا چاہیے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اور جو مسلمان اپنے بھائی کے ہاتھ کوئی عیب دار چیز فروخت کرے تو اس کے لیے حلال نہیں کہ اس کے اس عیب کو بیان نہ کر دے۔“ (ابن ماجہ التجارات: ۲۲۳۶)

اس حدیث کا تقاضا ہے کہ سودے میں اگر عیب ہے تو اسے بیان کر دیا جائے عین ممکن ہے کہ جس مقصد کے لیے کوئی اسے خریدنا چاہتا ہے اسکے نزدیک یہ عیب کوئی حیثیت نہ رکھتا ہو۔ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک شخص نے عیب کو چھپا کر فروخت کرنے کی کوشش کی تو آپ نے اس کی سرزنش فرمائی۔ چنانچہ حدیث میں ہے: رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ منڈی میں غلہ کے ڈھیر کے پاس سے گزرے آپ نے اپنا ہاتھ اس میں داخل فرمایا تو اس میں نمی محسوس فرمائی۔ آپ نے فرمایا: ”اے غلے والے! یہ کیا ہے؟“ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس پر بارش ہو گئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے اسے غلے کے اوپر کیوں نہ رکھا تا کہ لوگ اسے دیکھ لیں جس نے دھوکہ دیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔“ (مسلم الایمان: ۱۰۲)

ان احادیث سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ تجارت کرتے وقت جھوٹ بولنا عیب چھپانا اور دھوکہ دینا منع ہے۔ صورت مسئلہ میں پاکستانی مصنوعات پر ”ساختہ جاپان کا سٹکر لگا کر اسے فروخت کرنا گاہک کو دھوکہ دینا ہے اس نے تجارت کے حرام ہونے کا اندیشہ ہے ملازمین کو چاہیے کہ اس سلسلہ میں دکاندار سے تعاون نہ کریں۔ بصورت دیگر وہ بھی جرم میں برابر کے شریک ہوں گے۔ اگر وہ انہیں مجبور کرتا ہے تو اس کی ملازمت چھوڑ کر کوئی دوسری ملازمت اختیار کر لی جائے۔ واللہ اعلم!

عصر کے بعد دو رکعت پڑھنا

سوال

رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ عصر کے بعد دو رکعت اہل پڑھتے تھے حالانکہ خود آپ نے عصر کے بعد اہل پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ ہمارے ہاں کچھ اہل علم ان دو رکعت کی بہت فضیلت بیان کرتے ہیں جب عصر کے بعد نوافل کی ادائیگی منع ہے تو ان دونوں کی فضیلت چہ معنی دارد؟

جواب

اس میں کوئی شک نہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر کے بعد دو رکعت پڑھا کرتے تھے ان دو رکعت کی ابتداء سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے ہوئی جبکہ وفد عبدالقیس کی آمد کی وجہ سے ظہر کے بعد کی دو رکعت نہ پڑھ سکے تو آپ نے انہیں عصر کے بعد ادا کیا۔ (بخاری السہو: ۱۲۳۳) پھر ان کی ادائیگی پر دوام فرمایا جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک روایت میں معلوم ہوتا ہے۔ (مسلم الصلوٰۃ: ۱۹۳۲) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہی بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ انہیں میرے گھر میں عصر کے بعد ادا کرتے تھے لیکن آپ دوسروں کو اس سے منع فرماتے تھے۔ (ابوداؤد الطہوع: ۱۲۸۰) دراصل رسول اللہ ﷺ کے افعال کی دو اقسام حسب ذیل ہیں:

- ① وہ افعال جنہیں آپ نے بطور نمونہ اور اسوہ ادا فرمایا ہے وہ افعال شریعت کا حصہ ہیں اور امت کے لیے ایسے افعال کی پیروی کرنا ضروری ہے۔
- ② وہ افعال جو رسول اللہ ﷺ کی خصوصیت پر محمول ہیں وہ امت کے لیے اسوہ یا نمونہ نہیں ہیں۔

عصر کے بعد دو رکعت پڑھنا اور پھر اس پر دوام کرنا رسول اللہ ﷺ کی خصوصیت ہے جیسا کہ متعدد روایات سے معلوم ہوتا ہے لیکن سیدنا عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما عصر کے بعد دو رکعت پڑھا کرتے تھے اور وہ اس مسئلہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا حوالہ دیتے تھے کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ آپ کے گھر آتے تو آپ انہیں ضرور پڑھتے تھے۔ (بخاری الحج: ۱۶۳۱) رسول اللہ ﷺ اسے برسر عام نہیں پڑھتے تھے بلکہ انہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ادا کرتے تھے مبادا لوگ انہیں سنت خیال کر کے پڑھنا شروع کر دیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق آپ کو یقین تھا کہ لوگوں کو منع کرنے کے باوجود مجھے پابندی سے یہ دو رکعت پڑھتے دیکھ کر اسے خصوصیت پر محمول کریں گی لیکن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر ذہن و فطن ہونے کے باوجود یہ بات مخفی نہیں اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے اس عمل کو سنت خیال کیا اور منع کرنے کے مختلف اسباب بیان فرمائے۔ ایک تو یہ کہ لوگ خواہ مخواہ مشقت میں مبتلا نہ ہوں کیونکہ رسول اللہ ﷺ لوگوں پر تخفیف کو پسند کرتے تھے۔ (بخاری موافقت الصلوٰۃ: ۵۹۰) واضح رہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ عصر کے بعد دو رکعت پڑھنے والوں کو مارا کرتے تھے۔ (بخاری السہو: ۱۲۳۳)

بہر حال ہمارے رجحان کے مطابق عصر کے بعد دو رکعت پڑھنا رسول اللہ ﷺ کا خاصہ ہے امت کے لیے یہ کوئی مستحسن عمل نہیں جیسا کہ بعض اہل علم کی طرف سے یہ تاثر دیا جا رہا ہے اور ان کی ادائیگی پر جو فضیلت بیان کی جاتی ہے وہ انتہائی محل نظر ہے۔ واللہ اعلم!

مسئلہ وراثت

سوال

ہمارے ہاں ایک خاتون فوت ہوئی ہے اس کی اولاد نہیں اور نہ ہی ماں باپ زندہ ہیں خاندان بھی فوت ہو چکا ہے اس کا صرف ایک بھائی موجود ہے اس نے اپنی زندگی میں اپنی بھینجی کو مبلغ بیس ہزار روپیہ بطور قرض دیا تھا اب وہ یہ رقم کسی مسجد کو دینا چاہتی ہے۔ کیا وہ ایسا کر سکتی ہے؟ واضح رہے کہ بھائی نے اس کے ساتھ بیماری کے وقت کوئی تعلق نہیں رکھا تھا۔

جواب

صورت مسئلہ میں خاتون کا لالہ ہے یعنی اس کا کوئی اصل والدین یا فرار اولاد وغیرہ نہیں۔ ایسی صورت میں اس کے وارث عصبہ ہوتے ہیں چونکہ بھائی موجود ہے اور وہ عصبہ ہے اس لیے وہ تمام جائیداد کا وارث ہوگا۔ واضح رہے کہ عصبہ میت کے وہ قریبی رشتہ دار ہوتے ہیں جن کے حصے متعین نہیں ہوتے بلکہ مقررہ حصہ لینے والوں سے بچا حصہ ان کو ملتا ہے اگر کچھ نہ بچے تو یہ محروم ہوتے ہیں۔ مقررہ حصہ لینے والوں کی عدم موجودگی میں تمام ترکہ کے وارث بنتے ہیں۔ بہر حال بھائی میت کے تمام ترکہ کا وارث ہوگا اگرچہ اس نے بیماری کی حالت میں اپنی بہن کی خدمت نہیں کی جو اس کا اخلاقی فرض تھا تاہم یہ کوئی ایسا جرم نہیں کہ اس کی پاداش میں اسے جائیداد سے محروم کر دیا جائے۔ بھینجی کو بیس ہزار بطور قرض دیا گیا تھا وہ بھی بھائی کو ہی ملے گا قرضہ کی یہ رقم مسجد میں خرچ نہیں کی جاسکتی۔ اگر اس نے وصیت کی ہوتی تو کل جائیداد سے ۱/۳ اتک وصیت کے مطابق مسجد وغیرہ پر خرچ کی جاسکتی تھی۔ مرنے کے بعد انسان کا کل ترکہ اس کے جائز ورثاء کو منتقل ہو جاتا ہے اب ان ورثاء کی رضا مندی سے ہی مسجد وغیرہ پر خرچ کیا جاسکتا ہے۔ بصورت دیگر وہ ورثاء کا ہے اسے کوئی رشتہ دار اپنی صوابدید کے مطابق خرچ نہیں کر سکتا۔ صدقہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا صدقہ اجر میں زیادہ بڑا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”زیادہ اجر وثواب والا صدقہ وہ ہے جو تندرستی کی حالت میں اس وقت خرچ کیا جائے جب انسان کے اندر دولت کی چاہت اور اسے پاس رکھنے کی حرص ہو اسے خرچ کی صورت ہی محتاجی کا خطرہ اور روک رکھنے کی صورت میں دولت مندی کی امید ہو ایسا نہ ہو کہ تم سوچتے اور ٹالتے رہو یہاں تک کہ تمہارا آخری وقت آجائے اور اس وقت تم مال کے متعلق وصیت کرنے لگو کہ اتنا مال فلاں کو اور اتنا فلاں کو اللہ کے لیے دے دیا جائے جبکہ اس وقت وہ مال تمہاری ملکیت سے نکل کر فلاں وارثوں کو ہو چکا ہو۔“ (مسلم الزکاة: ۱۰۳۲)

بہر حال مرحومہ نے جو کسی کو قرض دیا ہے وہ اس کے مرنے کے بعد اس کے حقیقی وارث اس کے بھائی کو دے دیا جائے اسے اپنی صوابدید کے مطابق کوئی بھی رشتہ دار خرچ کرنے کا مجاز نہیں۔ واللہ اعلم!

نماز میں مخصوص سورتوں کی تلاوت

سوال

ہمارے امام مسجد جمعہ کے دن نماز فجر میں لمبی لمبی سورتوں کو پڑھتے ہیں جس سے نمازی بہت تنگ آجاتے ہیں کیا جمعہ کے دن نماز فجر میں کوئی خاص سورت پڑھنے کے متعلق کوئی حدیث آئی ہے؟ وضاحت کر دیں۔

جواب

جمعہ کے دن نماز فجر میں سورہ السجدہ اور سورۃ الدھر پڑھنے کا ذکر احادیث میں ملتا ہے چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن نماز فجر کی پہلی رکعت میں سورہ سجدہ اور دوسری رکعت میں سورہ الدھر پڑھتے تھے۔ (بخاری الجمعہ: ۸۹۱)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ ایسا کیا کرتے تھے۔ (مجمع الزوائد: ج ۲، ص ۱۶۸)

ان سورتوں کے التزام کی یہ علت معلوم ہوتی ہے کہ ان سورتوں میں تخلیق آدم قیامت کے دن بندوں کا میدان محشر میں جمع ہونا مذکور ہے اور احادیث میں یہ بھی آیا ہے کہ قیامت بھی جمعہ کے دن قائم ہوگی غالباً اسی مناسبت کے پیش نظر رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن ان سورتوں کے پڑھنے کا التزام کرتے تھے۔ ہمارے نزدیک جمعہ کے دن نماز فجر میں ان سورتوں کا بالالتزام پڑھنا ایک مسنون عمل ہے جن سورتوں کو رسول اللہ ﷺ نے کسی نماز میں ہمیشہ پڑھا ہو ہمارے لیے انتقال امر اور تعمیل حکم کی بناء پر ان سورتوں کو انہی نمازوں میں پڑھنا افضل اور مسنون ہے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ کوئی دوسری سورت نہیں پڑھی جاسکتی مگر اتباع سنت کا تقاضا ہے کہ انہی سورتوں کو پڑھا جائے جو رسول اللہ ﷺ نے پڑھیں۔ الحمد للہ! آج اہل حدیث اس کی پابندی کرتے ہیں اور اس عمل کو اپنے لیے باعث سعادت خیال کرتے ہیں۔ اگر بوڑھے ضعیف اس کی استطاعت نہیں رکھتے تو وہ بیٹھ کر نماز ادا کر لیں لیکن امام کو چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھنے پر مجبور نہ کریں۔ آخر رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں بھی بوڑھے لوگ موجود تھے کسی نے بھی رسول اللہ ﷺ سے عرض نہیں کیا کہ ہم کمزور ہیں اور تھک جاتے ہیں اس لیے آپ چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھ لیا کریں۔ بہر حال رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کرنا بہت بڑی سعادت ہے ہمیں بھی خوشی سے اس سعادت کو حاصل کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم!

عورتوں کے لیے اللہ کا سایہ

سوال

حدیث میں ہے کہ سات خوش قسمت حضرات ایسے ہیں جنہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا سایہ نصیب ہوگا۔ یہ اعزاز صرف مردوں کے لیے ہے یا عورتیں بھی یہ فضیلت حاصل کر سکتی ہیں؟

جواب

قیامت کے دن جن خوش قسمت حضرات کو اللہ کا سایہ ملے گا وہ مندرجہ ذیل ہیں:

- ① انصاف کرنے والا حکمران۔ ② وہ نوجوان جو اپنے رب کی عبادت میں پروان چڑھے۔ ③ وہ شخص جس کا دل مسجد میں انکار ہوتا ہے۔ ④ وہ شخص جو اللہ کے لیے دوستی کریں جمع ہوں تو اس کے لیے اور جدا ہوں تو بھی اس کے لیے۔ ⑤ وہ شخص جسے کوئی خوبرو اور معزز خاتون بُرائی کی دعوت دے اور وہ کہہ دے ”میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔“ ⑥ وہ شخص جو اس قدر پوشیدہ طور پر خیرات دیتا ہے کہ اس کے بانیں ہاتھ کو پتہ نہیں چلتا کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔ ⑦ وہ شخص جو خلوت میں اللہ کو یاد کرے تو بے ساختہ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔

یہ اعزاز صرف مردوں کے لیے خاص نہیں بلکہ عورتیں بھی اس میں شامل ہیں حتیٰ کہ وہ عورت جو اپنے گھر کی مالک ہے اور اپنے گھر میں عدل و انصاف کرتی ہے بچوں پر ظلم نہیں کرتی، متعلقین میں سے کسی کی حق تلفی نہیں کرتی، بلکہ ہمہ وقت عدل و انصاف کو مقدم سمجھتی ہے وہ ”انصاف کرنے والے حکمران“ میں شامل ہوگی۔ مسجد کے ساتھ دل کا انکار نہ کرنا اس سے مراد نماز کا انتظار کرنا ہے۔ اسی طرح بُرائی کی دعوت کو ٹھکرانے والی عورت اور پوشیدہ طور پر بہت زیادہ صدقہ و خیرات کرنے والی اور خلوت میں اللہ کو یاد کر کے آنسو بہانے والی عورتیں بھی اللہ کے فضل و کرم سے عرش الہی کے سایہ کی حقدار ہوں گی۔ ان شاء اللہ۔ واللہ اعلم!

محاسبہ نفس

مترجم: —————

کتاب محمد عاطف الیاس

ظہانی



اما بعد:

اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، اللہ کے پسندیدہ اعمال کے ذریعے قرب الہی کے متلاشی رہو، ان اعمال سے بچو جو اللہ کو ناراض کرتے ہیں۔ یقیناً جس نے تقویٰ اختیار کیا وہ کامیاب و کامران ہوا اور جس نے خواہشات نفس کی پیروی کی وہ ناکام و نامراد ہوا۔

اللہ کے بند! ذہن نشین کر لو کہ انسان کی فلاح و بہبود اپنے نفس پر قابو پانے اور نفس کا محاسبہ کرتے رہنے میں ہے۔ ایسا محاسبہ کہ جس سے کوئی چھوٹا یا بڑا قول یا عمل مستثنیٰ نہ ہو۔ لہذا جو شخص محاسبہ نفس کرتا رہا اور اپنے قول و فعل رضائے الہی کے مطابق ڈھالتا رہا تو وہ بڑی کامیابی پا گیا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ۖ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ﴾ (النزعت)

”جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اور نفس کو خواہشات سے روکا تو بیشک جنت ہی اس کا ٹھکانہ ہوگی۔“ اسی طرح فرمایا:

﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٌ ۖ فِيهَا (الرحن)﴾

”اور اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرنے والے کیلئے دو جنتیں ہیں۔“

ایسے ہی فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَلَّ مِمَّا لَعَنَ ۚ وَ اتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ﴾ (الحشر)

”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہیے کہ ان نے کل کیلئے کیا بھیجا ہے، اور اللہ سے ڈرو، بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے عملوں کے بارے میں خبر رکھنے والا ہے۔“

اسی طرح فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ ظَلِيمٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ﴾ (الأعراف)

”بیشک متقی لوگوں کو جب شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ لاحق ہوتا ہے تو اللہ کو یاد کرتے ہیں، پھر وہ حقیقت سے آگاہ ہو جاتے ہیں۔“

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا تُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ﴾ (القصہ)

”اور میں قسم کھاتا ہوں ملامت کرنے والے نفس کی۔“

مفسرین اس آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے اس نفس کی قسم اٹھائی ہے جو

اللہ تعالیٰ نے اس نفس کی قسم اٹھائی ہے جو واجبات میں کمی کوتاہی پر اور کچھ حرام کاموں کے ارتکاب پر انسان کو ملامت کرتی ہے۔ یہاں تک کہ انسان برائیاں چھوڑ کر سیدھا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔

واجبات میں کمی کوتاہی پر اور کچھ حرام کاموں کے ارتکاب پر انسان کو ملامت کرتی ہے۔ یہاں تک کہ انسان برائیاں چھوڑ کر سیدھا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے، یا پھر خاموش رہے۔“ (بخاری و مسلم)

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

”مخلصند وہ ہے جو اپنے نفس پر قابو پالے اور موت کے بعد کے لیے تیاری کرے۔ اور احمق وہ شخص ہے جو خواہشات نفس کے پیچھے لگا رہے اور اللہ سے امید لگا کر بیٹھا رہے۔“ (یہ حدیث حسن ہے۔)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

”اپنا محاسبہ کرو قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے۔ خود کو تولو، قبل اس کے کہ آپ کو تولا جائے۔ اللہ کے سامنے پیش ہونے کی تیاری کرو۔“

میسون بن مہران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پرہیزگار لوگ اپنے نفس کا محاسبہ کنجوس شراکت دار سے بھی زیادہ سخت کرتے ہیں۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

”مومن اپنے گناہوں کو ایک پہاڑ کی مانند سمجھتا ہے جو نہ جانے کب اس پر آگرے۔ جبکہ فاجر اپنے گناہوں کو مکھی کی مانند سمجھتا ہے، جو اس کی ناک پر بیٹھے تو ایسے اڑا دے، یعنی: ہاتھ کے اشارے سے۔“

(بخاری)

مومن نفس کا محاسبہ کرتا رہتا ہے۔ اس پر کڑی نظر رکھتا ہے۔ اسے

نیک اعمال پر جمائے رکھتا ہے۔ عبادات کو کامل اخلاص کے ساتھ بہترین شکل میں ادا کرنے کے لیے جدوجہد کرتا رہتا ہے۔ اپنے اعمال کو بدعت، ریاکاری، خود پسندی سے پاک رکھتا ہے اور سارے اعمال محض رضائے الہی اور آخرت کی بہتری کی غرض سے ادا کرتا ہے۔

مومن نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے تمام نیکیاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق کرتا ہے، وہ مستقل مزاجی کے ساتھ نیک اعمال پر کاربند رہتا ہے۔ نہ نیک اعمال سے کبھی منہ موڑتا ہے اور نہ دین سے پھرتا ہے۔ انہی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ﴾ (العنکبوت)

”اور جو لوگ ہمارے لئے کوشش کرتے ہیں، ہم انہیں اپنے راستے کی طرف ضرور رہنمائی کرتے ہیں، بیشک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“

اسی طرح فرمایا:

﴿وَمَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ عَنِ الْعَالَمِينَ﴾ (العنکبوت)

”جو شخص کوشش کرتا ہے بیشک وہ اپنے لئے ہی کوشش کرتا ہے، بیشک اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے غنی ہے۔“ اسی طرح فرمایا:

﴿إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ۚ أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ﴾ (الزمر: 32)

”بیشک ہم نے آپ کی طرف حق کیساتھ کتاب نازل کی ہے، چنانچہ صرف ایک اللہ کی اخلاص کیساتھ عبادت کریں، خبردار! خالص عبادت صرف اللہ کیلئے ہی ہے۔“

سفیان ثوری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

”مجھ پر نیت سدھارنے سے مشکل اور گراں عمل کوئی نہ تھا، کیونکہ یہ بل میں بدل جاتی ہے۔“

فضل بن زیاد کہتے ہیں:

”میں نے امام احمد سے پوچھا کہ نیت کے بارے بتائیے! امام احمد نے فرمایا: جب بھی کوئی ایسا عمل کرنے لگو جس کی غرض لوگوں سے وابستہ نہ ہو تو عمل سے قبل اپنی نیت ضرور جانچ لو۔“

نیت کیسے ہوتی ہے؟ تو انہوں نے کہا: عمل کرتے ہوئے اپنے نفس کا علاج کرے کہ عمل سے لوگوں کی خوشنودی مراد نہ ہو۔

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

”جس شخص نے ریاکاری کیلئے نماز پڑھی اس نے شرک کیا، جس نے ریاکاری کیلئے روزہ رکھا اس نے شرک کیا، جس نے ریاکاری کیلئے صدقہ کیا اس نے شرک کیا۔“ (مسند احمد، حاکم، طبرانی)

مومن اپنی بول چال کا بھی خود محاسبہ کرتا ہے، چنانچہ اپنی زبان کو غلط اور حرام گفتگو کیلئے بے لگام نہیں چھوڑتا، اسے یاد رکھنا چاہیے کہ دو فرشتے اس پر مقرر کیے گئے ہیں جو اس کی ہر بات لکھ رہے ہیں اور ہر عمل رقم کر رہے ہیں اور بالآخر وہ ان اقوال و اعمال کی جزا یا سزا پا

کر رہی رہے گا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَأَنَّ عَلَيْكُمْ لِحِفْظِ دِينِكُمْ كَرَامًا كَاتِبِينَ ۖ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ﴾ (الانفطار)

”اور بیشک تم پر محافظ مقرر ہیں وہ معزز لکھنے والے ہیں اور جو بھی تم کرتے ہو اسے جانتے ہیں۔“

اسی طرح فرمایا:

﴿مَا يَلْفُظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ (ق)

”جب بھی کوئی لفظ اس کی زبان سے نکلتا ہے تو اسے محفوظ کرنے کے لیے ایک حاضر باش نگران موجود ہوتا ہے۔“

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ

فضل بن زیاد کہتے ہیں: ”میں نے امام احمد سے پوچھا، نیت کے بارے بتائیے۔ امام احمد نے فرمایا: جب بھی کوئی ایسا عمل کرنے لگو جس کی غرض لوگوں سے وابستہ نہ ہو، تو عمل سے قبل اپنی نیت ضرور جانچ لو۔“

والا ہے۔“

”وہ ہر اچھی اور بری بات کو لکھتے ہیں، حتیٰ کہ وہ یہ بھی لکھتے ہیں: میں نے کھایا، میں نے پیا، میں چلا گیا، میں آگیا، میں نے دیکھا۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

”کبھی انسان بے خیالی میں رضائے الہی پر مشتمل ایک کلمہ بولتا ہے اور اس کی پروا نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ اس کلمے کے بدلے میں اس کے درجات بلند فرما دیتا ہے، اور کبھی انسان غضب الہی پر مشتمل ایک کلمہ بولتا ہے، اور اس کی پروا نہیں کرتا حتیٰ کہ وہ لفظ اسے جہنم میں جا گراتا ہے۔“ (بخاری)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں! روئے زمین پر کوئی چیز ایسی نہیں جو زبان سے زیادہ لمبی قید کی حقدار ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنی زبان پکڑ کر کہا کرتے تھے: اسی نے مجھے ہلاکت میں ڈالا۔

اسی طرح مسلمان پر یہ بھی واجب ہے کہ اپنے

نفس کا محاسبہ کرے اور دل میں آنے والے وسوسوں اور شکوک و شبہات کا مقابلہ کرے، اس لئے کہ خیر و شر کی ابتدا دل میں آنے والے خیالات ہی سے ہوتی ہے، چنانچہ اگر مسلمان دل میں آنے والے برے خیالات پر قابو پالے اور اچھے خیالات پر اطمینان اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں عملی جامہ پہنائے تو وہ کامیاب و کامران ہو جاتا ہے اور اگر شیطانی وسوسوں اور خیالات کو مسترد کرتے ہوئے شیطانی وسوسوں سے اللہ کی پناہ چاہے تو گناہوں کی تاریکی سے سلامتی کے ساتھ نکل جاتا ہے۔

اور اگر شیطانی وسوسوں کو بروقت دور کرنے کا اہتمام نہ کرے یا انہیں قبول کر لے تو شیطان اسے گناہوں میں ملوث کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَإِنَّمَا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ (فصلت)

”اگر شیطان کی طرف سے آپ کو کوئی وسوسہ آئے تو اللہ کی پناہ مانگو، بیشک وہی سننے والا اور جاننے

اللہ تعالیٰ نے اس کھلے دشمن سے پناہ مانگنے کا کلمہ سورۃ الناس میں بھی دیا ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”شیطان ابن آدم کے دل کو اپنے قبضے میں کیے رکھتا ہے۔ حتیٰ کہ جب انسان اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان دور ہو جاتا ہے اور اگر انسان ذکر الہی سے غافل رہے تو وہ دوسرے ڈالے لگتا ہے۔“

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”شیطان ابن آدم کے دل کو اپنی لگام میں جکڑے رکھتا ہے اگر وہ اللہ کو یاد کر لے تو پیچھے ہٹ جاتا ہے، اور اگر اللہ کو بھول جائے تو اس کا دل اچک لے جاتا ہے۔ یہی دوسرے ڈالنے والا اور بار بار پلٹ کر آنے والا ہے۔“ (ابو یعلیٰ موصلی)

چنانچہ گناہوں سے حفاظت کا پہلا مرحلہ شیطانی وسوسوں سے بچاؤ اور تحفظ یقینی بنایا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ
ذَلِكُمْ وَصَّيْكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿۵﴾ (الأنعام)
”بے حیائی ظاہری ہو یا باطنی اس کے قریب بھی
مت جاؤ، اور اللہ کی طرف سے حرام کردہ جان کو
ناحق قتل مت کرو، اسی کی تمہیں اللہ تعالیٰ وصیت
کرتا ہے، تاکہ تم عقل کرو۔“

ان اعمال سے بچاؤ و سوسوں کو بروقت دور کرنے
سے بھی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ جس شخص نے محاسبہ نفس کیا اور
نیک کام میں جدوجہد کرتا رہا تو اس کی نیکیاں زیادہ، اور گناہ
کم ہو جائیں گے، دنیا سے قابل تعریف انداز میں رخصت
ہوگا اور سعادت مندی کیساتھ اٹھایا جائے گا، اور وہاں رسول
اللہ ﷺ کے ساتھ ہوگا جنہیں گواہ بنا کر بھیجا گیا۔

جس شخص نے خواہش نفس کی پیروی کی، قرآن
سے روگرداں رہا، اور دل نے جو چاہا گناہ کیا، شہوت پرستی
میں ڈوبا رہا اور کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کیا، شیطان کو اپنی
دوری تھمائی، تو شیطان اسے ہر بڑے گناہ میں ملوث کر
دیتا ہے، اور پھر وہ شیطان کیساتھ دردناک عذاب میں
جائے گا اور وہاں ہمیشہ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:
﴿وَلَا تَطِغْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ
هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا﴾ (الکہف)
”جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا
ہے اس کی پیچھے مت چلو، اور وہ خواہش پرست
بن چکا ہے اور اس کا معاملہ حد سے بڑھا ہوا ہے۔“

دوسرا خطبہ

حمد و صلاۃ کے بعد:

مسلمانو! شیطانی دوسرے انداز یوں سے چوکنے رہو۔
اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّكُمُ
الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۖ وَلَا يَغُرَّكُم بَآلَهُ الْغُرُورُ ﴿۱﴾
إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا ۚ إِنَّمَا
يَدْعُوا حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ
السَّعِيرِ﴾ (فاطر)

”لوگو! بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے، لہذا تمہیں دنیا کی
زندگی یا کوئی بھی دھوکہ اللہ کے بارے میں دھوکے
میں مت ڈالے۔ بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے، تم
اسے اپنا دشمن ہی سمجھو، شیطان اپنی جماعت کو

دعوت دیتا ہے کہ وہ جہنمی بن جائیں۔“
اس واضح دشمن نے اپنے مقاصد کے حصول کیلئے
کچھ فساد یوں کو اپنا آلہ کار بنایا، تاکہ ان کے ذریعے بدلہ
چکائے، مؤمنین سے انتقام لے اور زمین میں فساد
میلانے۔

اللہ تعالیٰ اس وطن کے محافظوں کی حفاظت فرمائے
اور مسلمانوں کو گمراہ کن فتنوں سے محفوظ رکھے، اور اگر کسی
نے دہشت گردی، ظلم و زیادتی کی کاروائیوں کیلئے تیاری کی
تو اللہ تعالیٰ اس کی گھات میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:
﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ﴾ (یونس)
”بیشک اللہ تعالیٰ فساد یوں کے کام نہیں سنوارتا۔“
اسی طرح فرمایا:

﴿إِنَّ رَبَّكَ لَبَآئِيْهِمْ صَادٌ﴾ (الفجر)
”بیشک تمہارا رب گھات میں ہے۔“
اس قسم کے لوگ یہ یاد نہیں کرتے کہ ایک دن
انہیں اللہ رب العالمین کے سامنے کھڑا کیا جائے گا، کیا وہ
اپنے نفس کا محاسبہ نہیں کرتے؟ کیا وہ اپنی عقل سے
سوچتے نہیں؟! اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ
لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ﴾
(ال عمران)

”اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ہدایت دینے
کے بعد گمراہ مت کرنا، اور ہمیں اپنی طرف سے
رحمت عطا فرما، بیشک تو ہی عطا کرنے والا ہے۔“

زبان کی حفاظت

نتیجہ

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اپنی زبان قابو میں
رکھو اپنے گھر میں رہو اور اپنی غلطیوں پر رویا کرو۔“
(جامع ترمذی)

ہمارے مذہب میں خوش اخلاقی کو بہت زیادہ
اہمیت دی گئی ہے، آپ ﷺ نے بھی قیامت کے روز خوش
اخلاق مسلمان کو اپنے قرب کی بشارت دی اور زبان
دراز کو سخت ناپسند فرمایا، اس حوالہ سے ایک حدیث مبارکہ
میں ذکر ہے

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: ”قیامت کے دن میرے نزدیک تم میں

سے سب سے زیادہ محبوب اور قریب بیٹھے والے
لوگ وہ ہیں جو بہترین اخلاق والے ہیں اور سب
سے زیادہ ناپسندیدہ اور دور رہنے والے لوگ وہ
ہیں جو زیادہ باتیں کرنے والے، بلا سوچے سمجھے
اور بلا احتیاط بولنے والے اور تکبر کرنے والے
ہیں۔“ (جامع ترمذی)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی
اکرم ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے، ”اے میرے رب!
میری مدد کر میرے خلاف دوسروں کی نہیں میری
نصرت فرما، میرے حق میں تدبیر فرما اور میرے
خلاف کسی کی تدبیر کارگر نہ ہو، مجھے ہدایت دے
اور ہدایت پر چلنا میرے لئے آسان کر دے، مجھ
پر ظلم کرنے والے کے خلاف میری مدد فرما، اے
میرے رب! مجھے اپنا ایسا بندہ بنا کہ تیرا ہی شکر کرتا
رہوں، تیرا ہی ذکر کروں، تجھ سے ہی ڈروں، تیری
ہی اطاعت کروں، تیرے ہی سامنے آہ و زاری
کروں اور تیری ہی طرف رجوع کروں“ اے رب
! توبہ قبول فرما، میرے گناہ دھو دے، میری دعا
قبول فرما اور میری جنت کو ثابت کر، میری زبان کو
برائیوں سے روک دے، میرے دل کو ہدایت
دے اور میرے سینے سے حسد کو نکال دے۔“

(جامع ترمذی)

درج بالا احادیث مبارکہ امت محمدی کے لئے نہ
صرف ایک آئینہ ہیں بلکہ ان کے مطالعہ سے امت محمدی پر
غور و فکر کے نئے دروازے ہو جاتے ہیں کہ عصر حاضر میں ہم
زبان درازی، طعنہ زنی، فحش گوئی، لغو گفتگو اور گالی گلوچ کو
کوئی اہمیت دینے کے لئے قطعی تیار نہیں۔ معاشرہ میں
بڑے بڑے دینی گھرانوں کے سپوت اس عادت بدکاری
طرح شکار ہیں، ایسے بھی ہیں کہ جو کہ بیچکا نہ نماز و روزہ کا
بھی اہتمام کرتے ہیں اور دین کے دیگر ارکان بھی پورے
کئے جاتے ہیں مگر اس اہم مسئلہ کی طرف کوئی توجہ نہیں دی
جاتی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اس سنگین صورتحال کی
طرف خود بھی توجہ دے کر اپنی اصلاح کریں اور دوسروں کو
بھی اس کی دعوت دیں ورنہ اگر ہمیں روز قیامت ہمارے
خالق و مالک اور ہمارے پیارے نبی نے ناپسندیدہ قرار
دے دیا تو سوچیں کہ پھر ہمارے پاس کیا باقی رہ جائے
گا اور اس وقت ہمارا دامن کس قدر خالی، خالی ہوگا.....!؟

محبت رسول ﷺ اور اس کے تقاضے!

تحریر: جناب حکیم عبدالحجید اظہر

نے بتایا اماں جان تیرا سرتاج شہید ہو گیا ہے۔ کسی نے بتایا کہ اماں جان تیرا بیٹا اور بھائی بھی راہ خدا میں شہید ہو گئے! کہا کوئی بات نہیں لیکن جب حضور اکرم ﷺ کے رخ انور کو دیکھا اور پیارے حبیب کی زیارت کر کے آنکھوں اور دل کو سکون ملا تو بے ساختہ بول اٹھیں: حضور بہت پریشانی تھی لیکن آپ کو صحیح و سلامت دیکھ لیا ہے میرے تمام غم، مصیبتیں اور پریشانیاں ختم ہو گئی ہیں۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ محبت کا حق اس وقت ادا ہو سکتا ہے جب ہم آپ ﷺ کی اتباع و فرمانبرداری کریں گے! آپ کی سیرت کو عملی طور پر اپنائیں گے! اس کائنات کے اندر صرف آپ ﷺ ہی کی ذات ہے جن کے متعلق فرمان خداوندی ہے

”بے شک حضور اکرم ﷺ کی ذات مبارکہ تمہارے لیے بہترین اسوہ حسنہ ہے۔“

تو گویا حقیقی محبت اور کامیابی اس وقت حاصل ہو سکتی ہے جب آپ کی سچی محبت اور اطاعت و فرمانبرداری ہوگی۔ مشرکین مکہ نے مسلمانوں کو ظلم و ستم کے پہاڑ توڑنا شروع کر دیئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم حبشہ کی طرف ہجرت کر جاؤ! حبشہ کا بادشاہ نرم دل آدمی ہے۔“ لہذا چند مرد و خواتین پر مشتمل قافلہ حبشہ کی طرف ہجرت کر گیا تو مشرکین مکہ نے بھی چند آدمیوں کو تحائف دے کر حبشہ کے بادشاہ کی طرف روانہ کر دیا تاکہ تمام صورتحال سے نجاشی کو مطلع کیا جائے کہ چند آدمی اپنے آباؤ اجداد کے دین کو چھوڑ کر ایک نیا دین لے کر آپ کے ملک میں بھاگ آئے ہیں۔ انہی کے بڑوں نے ہمیں تحائف دے کر آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ انہیں ہمارے ساتھ واپس بھیج دیا جائے۔ نجاشی نے کہا ایسے نہیں بلکہ ان آنے والوں سے بھی ان کا موقف معلوم کیا جائے گا تاکہ صحیح صورتحال واضح ہو سکے۔ نجاشی بادشاہ نے ان مہمانوں کو دربار میں طلب کیا تو ان کی طرف سے سیدنا جعفر بن ابی طالب

اللہ رب العالمین کا ہمارے اوپر یہ احسان عظیم ہے کہ ہمیں اس پیارے حبیب ﷺ کا امتی ہونے کا شرف بخشا ہے کہ جس کا اولاد آدم میں کوئی ثانی نہیں۔ اس لیے ہر مسلمان پر یہ فرض ہے کہ آپ ﷺ کی ذات مقدس کے ساتھ تمام مخلوق سے بڑھ کر محبت کی جائے۔ رسول اللہ ﷺ کی محبت ہمارا جزو ایمان ہے۔ اس لیے آپ ﷺ کا ارشاد عالیہ ہے:

”پس اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے باپ، بیٹے سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں۔“

ایک بار آپ ﷺ نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یقیناً آپ مجھے میری جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ پیارے اور محبوب ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! جب تک میں تجھے تیری جان سے بھی زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں۔“ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ مجھے میری جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ تو حضور اکرم ﷺ نے قسم کھا کر بیان فرمایا کہ ”ایمان کی تکمیل کے لیے آپ کا مومن کو اپنی جان سے زیادہ محبوب و عزیز ہونا لازم ہے۔ انسان کو فطری طور پر بعض چیزوں سے محبت ہوتی ہے مثلاً والدین، بیوی بچے، بہن بھائی اور عزیز واقارب، مال و دولت، کھٹی و بٹکے جب ان تمام اشیاء کے مقابل حضور ﷺ کی محبت ہو تو ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ ان تمام اشیاء کو شکر ادا کرے اور پیارے نبی ﷺ کی محبت میں ذرہ برابر بھی فرق نہ آنے دے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عملی طور پر نمونہ پیش کیا، ایک صحابیہ میدان جنگ کی طرف بڑھ رہی تھیں کسی نے بتایا کہ تیرا باپ شہید ہو گیا! اس نے کہا کوئی بات نہیں مجھے بتاؤ کہ حضور ﷺ کیسے ہیں؟ پھر کسی

کھڑے ہوئے اور مشاورت سے طے ہوا کہ سچ بولا جائے معاملہ جو بھی ہو۔ انہوں نے اپنا موقف کچھ یوں پیش کیا: اے بادشاہ سلامت! ہم ایک جاہلیت پرست قوم تھے، ایک خدا کو چھوڑ کر ہم بتوں کے پجاری تھے، ایک دوسرے پر ظلم کرتے تھے۔ حرام کھاتے تھے، جھوٹ بولتے تھے، ایک دوسرے کا حق دبا لیتے، زنا کاری، شراب نوشی، سودی کاروبار، رشوت خوری، دھوکہ دہی، ہمسایوں کو تنگ کرنا، چوری اور ڈاکے ڈالنا، ہمارا پسندیدہ مسلحہ تھا۔ بس اسی طرح زندگی گزار رہے تھے کہ اللہ نے اپنا کرم فرمایا کہ ہمارے اندر سے ہی اپنا آخری رسول بھیجا جس نے ہمارا تزکیہ نفس فرمایا، بس تمام بتوں کو چھوڑ کر ایک خدا واحد کے سامنے جھکنے کا حکم دیا، اس کے علاوہ ان تمام قسم کے گناہوں سے کنارہ کش رہنے کا حکم دیا۔ جس چیز کو انہوں نے حلال کیا ہم نے حلال جانا اور جس چیز کو حرام کیا ہم نے اس کو حرام جانا، بس یہی ہمارا گناہ اور قصور ہے جس کی وجہ سے یہ ہماری جان کے دشمن بن گئے ہیں۔

نجاشی نے کہا جو کتاب تمہارے پیغمبر پر نازل ہوئی ہے وہ مجھے پڑھ کر سناؤ، قرآن سن کر نجاشی زار و قطار رونے شروع ہو گیا اور ان مشرکین کی طرف سے تحائف لے کر آنے والوں سے کہا کہ تم واپس پلٹ جاؤ میں ان لوگوں کو کسی بھی صورت تمہارے ساتھ روانہ نہیں کر سکتا۔ آج ہمیں اس ایک واقعہ کو سامنے رکھ کر غور کرنا ہو گا کہ ہمارے اور ان کے درمیان کتنا فرق ہے؟ جب تک انہوں نے کلمہ نہیں پڑھا تھا اس وقت ان میں یہ تمام گناہ موجود تھے لیکن جب انہوں نے آپ ﷺ کا کلمہ پڑھ لیا، آپ کے دست مبارک پر بیعت کر لی، آپ کی ذات اور بات کے ساتھ سچی محبت اپنائی تو ان کی زندگی میں ایسا انقلاب برپا ہوا کہ وہ ان تمام برائیوں سے متنفر اور توبہ تائب ہو گئے۔ لیکن آج افسوس اسی بات پر ہے کہ ہم نسل در نسل مسلمان چلے آ رہے ہیں، محبت کا دعویٰ اور علم تو ضرور بلند کرتے ہیں مگر عملی طور پر ہم صفر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے آپ ﷺ کی سیرت مبارکہ کو پڑھا بھی اور سنا بھی مگر عملی طور پر اپنایا نہیں۔ آج ضرورت صرف عملی زندگی کی ہے جسے اپنا کر مسلمان اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کر سکتے ہیں۔

آپ ﷺ کی تشریف آوری نے عالم انسان کی کایا پلٹ دی، انسان کے قلب و ذہن پر جہالت و ضلالت کے

وہاں بھی مہاتما بدھ کے مجسمے کی توہین، فوجداری جرم ہے۔ ۲۹ مارچ ۱۹۹۰ء کو چین کے صوبے سی چوان میں داگک ہوگک نامی شخص کو جس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مہاتما بدھ کے مجسمے کا سر کاٹا تھا، سزائے موت سنائی گئی تھی۔ افغانستان میں طالبان نے بدھ کے مجسمے کو گرایا تو یورپ و امریکہ نے کتنا شور مچایا تھا؟

شانِ رسالت میں گستاخی کی سزا اور آزادی رائے

تحریر: جناب رانا محمد شفیع خاں پسوری

یہودیوں کے ہاں خدا، رسول، یومِ سبت اور ہیکل کی توہین جرم تھی اور ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر سردار کاہن نے اسی طرح کا الزام لگا کر پھانسی کی سزا کا مطالبہ کیا تھا۔ تفصیل (کتاب مقدس اخبار باب ۲۳ فقرہ ۱۶ اور متی کی انجیل باب ۲۶ فقرہ ۲۵-۲۳) میں دیکھی جاسکتی ہے۔ ”رسولوں کے اعمال“ کے مطابق مسیحی مبلغ مقتس اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری پولس پر یلغار انہی الزامات کے بہانے کی گئی تھی۔ رومن ایمپائر میں جب شہنشاہ جین (قسطنطین) عیسائی ہوا تو قانون میں انبیاء بنی اسرائیل کی جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین جرم قرار پایا۔ روس میں بھی یہ قانون جاری رہا۔ انقلاب کے بعد مقدس انبیاء کی جگہ شالن نے لے لی۔ لیکن کے ساتھ ٹراسکسی کا المناک انجام اس کی مثال ہے جو بھاگ کر امریکہ چلا گیا مگر وہاں بھی جان نہ بچ پائی۔ برطانیہ کا کامن لاء توین مسیح، بائبل کی اہانت وغیرہ کو ”بلاس فمی لاء“ کے زمرے میں قابل سزا جرم قرار دیتا ہے۔ انسائیکلو پیڈیا آف ویلیجین جلد ۲ صفحہ ۲۴۲، بائبل آف میتھیو (Mathew) یعنی متی کی انجیل (۲۸-۱۲) کے حوالے سے اور بائبل، کتاب استثناء باب ۱۷ کے مطابق ”انبیاء اور ان کے ساتھیوں کی توہین کرنے والے کی سزا موت ہے۔“ چنانچہ مختلف اوقات میں مختلف لوگوں کو جان سے مارا جاتا رہا ہے۔ مثلاً ۱۵۵۳ء میں برطانیہ (الزبتھ دور) میں پانچ افراد کو، ۱۵۵۳ء میں ہنگری میں ڈیوڈ نامی پادری کو، ۱۶۰۰ء میں روم کے بروڈ نامی شخص کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کے جرم میں سزائے موت دی گئی۔ برطانیہ میں ۱۸۲۱ء سے ۱۸۳۲ء تک ۷۳ افراد کو مار دیا گیا۔ یہ سزا امریکہ میں بھی دی جاتی رہی۔ ۱۹۶۸ء کے بعد امریکہ میں کوئی مقدمہ دائر نہیں ہوا کہ مذہبی اور عدالتی امور الگ الگ کر دیے گئے تھے۔ پھر بھی چند سال قبل ڈیوڈ نامی شخص کو اس کے ۳۰۰ ساتھیوں سمیت اس لئے جلا دیا گیا کہ اس نے دعویٰ کیا تھا:

(فروری ۲۰۰۶ء میں) گرفتار کر کے تین سال کی سزا دی گئی۔ ایران کے صدر احمدی نژاد نے ”ہولوکاسٹ“ کے بارے میں تقریر کی تو پورے یورپ نے شدید احتجاج کیا تھا۔ یورپ کے بعض ممالک میں ”ہولوکاسٹ“ کے انکار پر ۲۰ سال تک کی سزا مقرر ہے۔ ایرانی صدر احمدی نژاد کی تقریر پر یہودی تنظیم کے صدر کا بیان شائع ہوا تھا کہ ”ہولوکاسٹ“ کے انکار کا مطلب ۶۰ لاکھ یہودیوں کو دوبارہ قتل کرنے کے مترادف ہے۔“

اظہار رائے کی آزادی کی بات کرنے والے یورپ و امریکہ کی اپنی حالت یہ ہے کہ ”وہاں بھی کوئی کھل کر ان کے دستور، اقتدار اعلیٰ یا پالیسیوں پر بات نہیں کر سکتا۔ صرف یورپ و امریکہ ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں ہنک عزت اور توہین عدالت کے قوانین موجود ہیں۔ دنیا کے ہر ملک میں وہاں کے دستور یا اقتدار اعلیٰ سے بغاوت یا باغیانہ اظہار رائے کو سنگین جرم قرار دیا گیا ہے اور مجرموں کے لئے موت تک کی سزا موجود ہے۔ اسی طرح مقدس ہستیوں، مقدس مقامات اور مقدس اشیاء کی توہین پر سزا کا قانون بھی اکثر (بلکہ تمام) ممالک میں موجود ہے۔ انسائیکلو پیڈیا بریٹانیکا کے مطابق اکثر ممالک میں بلاس فمی لاء Blas phemy Law ایک لفظ موجود ہے۔ خصوصاً آسمانی صحائف اور آسمانی ادیان سے تعلق رکھنے والی اقوام میں انبیاء و رسل کی توہین قابل سزا جرم ہے۔ قدیم ایران میں تین قسم کے جرم تھے:

- ① خدا کے خلاف، ② بادشاہ کے خلاف، ③ انسانوں کے ایک دوسرے کے خلاف۔
- ہندو مت میں ستیا رتھ پرکاش (چھپتی ۷۱-۷۱) صفحہ ۲۹ کے مطابق ”ناستک (مذہب بیزار) کے لئے خشک لکڑی کی طرح جلا کر اس کی جز ختم کر دینے کا حکم ہے۔“
- چین جہاں آج کل کوئی دینی و مذہبی حکومت نہیں،

گستاخانِ یورپ گاہے گاہے کائنات کی سب سے عظیم و افضل ہستی کی شانِ اقدس میں گستاخی کی جسارت کر کے دنیا میں سب سے زیادہ بسنے والے مسلمانوں کی دل آزاری کرتے ہیں اور پھر اس کو ”آزادی اظہار رائے“ کے نام سے جاری رکھنے پر اصرار بھی کرتے ہیں حالانکہ رائے کی آزادی اور کسی کی دل آزاری میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ دنیا کے کسی معاشرے میں رائے کے اظہار کی ایسی آزادی نہیں کہ جس کی چابا عزت خاک میں ملا دی اور جس کے چابا دل کے پرچے اڑا دیے۔ ہر معاشرے نے اپنے حالات کے مطابق اظہار رائے کی حدود مقرر کی ہیں۔ حقائق تک کو بیان کرنے کے لئے بھی حدود و قیود پائی جاتی ہیں۔ مثلاً یورپ و امریکہ میں بھی جہاں فحاشی و عریانی عروج پر ہے، بچوں میں جنسی ہیجان پیدا کرنے والی فحش نگاری، مذہبی و نسلی منافرت پھیلانے والی تحاریر و تقاریر پر پابندی ہے۔ آسٹریا، ہنگری، چیک ری پبلکن، فرانس، جرمنی، اسرائیل، ایتھوپیا، پولینڈ، رومانیہ، چیکوسلوواکیہ، سوئٹزرلینڈ وغیرہ میں عالمی جنگوں کی تباہی کے انکار کو فوجداری جرم قرار دیا گیا ہے۔ یورپ کے اکثر ممالک میں ”ہولوکاسٹ“ کے انکار بلکہ اس کے بارے میں یہ تک کہنے کی اجازت نہیں کہ ”اس میں ہلاک شدہ یہودیوں کی تعداد مبالغہ آمیز ہے۔“

۱۹۸۳ء میں ایک سکول ٹیچر ”جیمز کنگ“ نے ہولوکاسٹ کے بارے میں چند الفاظ کہے تھے، اس کو نوکری سے برخاست کر کے سزا دی گئی۔ کینیڈا کے ”ارنست رنڈل“ کو ہولوکاسٹ کے بارے میں تفصیلی انداز اپنانے پر ۱۵ ماہ قید کی سزا ہوئی۔ کینیڈا ہی کے ”کن میک وے“ کو انٹرنیٹ پر اس حوالے سے مضمون لکھنے پر جان سے مارنے کی دھمکیاں دی گئیں۔ آسٹریا کے ایک لکھاری ”ڈیوڈ ڈاروگک“ نے لکھ دیا کہ ۶۰ لاکھ یہودیوں کی ہلاکت کی بات مبالغہ آمیز ہے۔“ اس کو ۱۷ سال بعد

”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح اس میں حلول کر گئی ہے۔“
برطانیہ کے ڈینس لی مون نے (جو کہ گے نیوز کا ایڈیٹر تھا) ایک مزاحیہ نظم لکھی، پھر معافی بھی مانگی اور وضاحت کی کہ محض تفریح طبع کی خاطر ایسا کیا۔ پھر بھی جیوری نے اس کو سزا سنادی۔ وہ اپیل لے کر ہاؤس آف لارڈز میں گیا مگر سزا بحال رہی۔

۲۷ جنوری ۲۰۰۳ء میں ٹیلی گراف میں اسرائیلی وزیراعظم کا کارٹون شائع ہوا کہ وہ فلسطینی بچوں کی کھوپڑیاں کھا رہا ہے۔ یہودیوں کے احتجاج پر معذرت کی گئی۔ اٹلی کے وزیراعظم نے حضرت عیسیٰ کی مشابہہ حکومت کی بات کی، پھر اس پر معذرت کی۔ محمد علی (کلی) نے بیت نام جنگ کے متعلق امریکی پالیسی پر بیان دیا، اس کا عالمی چیمپئن کا ٹائٹل جھین لیا گیا۔ الجزائرہ ٹی وی نے ۶ امریکی فوجیوں کی لاشیں دکھائیں، احتجاج کیا گیا بلکہ اس کے آفس پر بمباری کر کے تباہ کر دیا گیا اور عملے کے لوگوں کو شہید کر دیا گیا۔ اسرائیل کے لبنان پر حملے کے بعد کوئٹہ لیزرارکس نے ”گریٹر اسرائیل“ کی بات کی، اس پر ایک فلسطینی اخبار نے کارٹون بنا کر کوئٹہ کا مذاق اڑایا تو امریکی حکمہ خارجہ نے شدید احتجاج کیا، مثالیں بے شمار ہیں۔

۱۵ اپریل ۲۰۰۸ء کو فرانس کی پارلیمنٹ نے خواتین کو وزن کم کرنے پر ابھارنے والے اشتہارات شائع کرنے کو جرم قرار دیا اور اس کی خلاف ورزی پر ۲ سال قید اور ۳۰ ہزار یورو جرمانے کی سزا قرار دی اور اگر کوئی خاتون مرگئی تو اشتہاری کمپنی یا میگزین و اخبار کے ایڈیٹر کو ۳ سال قید اور ۴۵ ہزار یورو کی سزا کا اعلان کیا۔ فرانس کے وزیر صحت نے اس موقع پر کہا کہ ”نوجوان لڑکیوں کو وزن گھٹانے کے لئے کم خوراک پر مائل کرنا، اظہار رائے کی آزادی نہیں بلکہ ایسے پیغامات، موت کے پیغامات ہیں۔“

ہر ملک میں اظہار رائے کے لئے حدود متعین ہیں، اس لئے گستاخانہ یورپ کی خباثتوں اور مسلمانوں کی دل آزاری کے اقدامات پر اس بہانے کو استعمال کرنا ایک طرح کی واضح دہشت گردی ہے۔ خود ڈنمارک کے اسی اخبار (سلنڈر پوسٹن) کہ جس نے خاکے اڑانے کی جہارت و سازش کی تھی، ۲۰۰۴ء میں اس کے کارٹونسٹ

”کرسٹوفر زیلر“ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خاکے بنانے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا تھا کہ ”اس سے عیسائیوں کے جذبات مجروح ہوں گے“ یعنی یورپ و امریکہ کے گستاخانہ جان بوجھ کر مسلمانوں کو آزار پہنچاتے ہیں۔

مذہبی عقیدتیں نازک اور حساس ہوتی ہیں، ان کا تعلق دماغ سے زیادہ دل کے ساتھ ہوتا ہے۔

صبح ازل یہ مجھ سے کہا جبریل نے جو عقل کا غلام ہو وہ دل نہ کر قبول دل کے ہاتھوں مجبور عقیدت مند کبھی اپنی مقتدا اور مقدس ہستیوں پر حرف زنی و حرف گیری قبول نہیں کر سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ سورہ انعام میں ہے ”معبودان باطلہ کو بھی گالی نہ دو کہ کہیں ان کے ماننے والے سچے اللہ کو بے علمی میں گالی نہ دے دیں۔“

دنیا میں جہاں بھی مذہب اپنے زندہ شعور کے ساتھ موجود ہے، وہاں اس مذہب کے بانیان و مقتدا کی توہین پر کڑی سے کڑی سزائیں رکھی گئی ہیں۔ البتہ اگر کسی جگہ عیاشی ہی کو بطور مذہب اپنا لیا جائے تو سوچ کے دھارے بدل جائیں گے اور وہاں کے مردہ ضمیر ”آزادی رائے“ کے نام پر سب کچھ سہہ جاتے اور قبول کر لیتے ہیں۔ قرآن پاک ہمیں بتاتا ہے کہ ”نمرود کے دور میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آذر سے بتوں کے بارے میں جب کہا: ”اے میرے باپ! ان کی عبادت کیوں کرتے ہو جو نہ سنتے ہیں، نہ دیکھتے ہیں اور نہ ہی آپ کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں؟ تو اس نے کہا تھا: ”اگر تو باز نہ آیا تو تجھے پتھروں سے مار ڈالوں گا۔“ (مریم)

پھر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان بتوں کو توڑ ڈالا تو بت پرستوں نے مشورہ کیا کہ کیا سزا دی جائے تو وہ لوگ پکار اٹھے: ”کہنے لگے اسے جلا دو۔“ (انبیاء)

گویا اگر مذہبی عقیدتیں باقی ہوں تو جھوٹے مذہب بھی اپنی مقتدا ہستیوں کی توہین پر سنگسار کرنے اور جلانے پر تلے نظر آتے ہیں۔ تیسری صدی عیسوی میں ایران میں بہرام اول کے دور میں مانی کو مذہبی عقائد کی توہین کرنے کے جرم میں قتل کر دیا گیا۔ اس کی کھال اتار کر اور اس میں بھس بھر کر جندی شاہ پور کے دروازے پر لٹکا دیا گیا بلکہ مانی کے بارہ ہزار پیروکار بھی قتل کر دیئے گئے۔ سقراط کو زہر کا پیالہ پینے پر کیوں مجبور کیا گیا تھا؟ انہی مذہبی عقائد

کی خلاف ورزی پر عیسائی ادوار میں گلیلیو کو سزائے موت کا حکم کیوں ہوا؟ جادوگر نیوں کے نام پر ہزاروں عورتوں کو کیوں جلایا گیا؟ محض اسی باعث ہندوؤں کے ہاں ”ویدوں کی مندا یعنی بے قدری کرنے والا ناستک ہے“ اور ”جو ناستک ویدوں کے علم کا مخالف ہو، اس بد ذات کو جڑ بنیاد کے ساتھ ناس (تباہ) کر دیا جائے۔“ بائبل کتاب ”خروج“ میں ہے ”تم سب کو ماننا وہ تمہارے لئے مقدس ہے جو کوئی اس کی بے حرمتی کرے گا وہ ضرور مار ڈالا جائے گا۔“ (اعمال باب ۲۱، فقرہ ۲۷-۳۶) بائبل کی کتاب ”استثناء“ میں ہے، ”اگر کوئی گستاخی سے پیش آئے اور کاہن کی بات اور قاضی کا کہا نہ مانے، وہ شخص مار ڈالا جائے۔“

اٹھارویں صدی تک برطانیہ وغیرہ میں توہین مسیح کی سزا موت ہی رہی ہے۔ چند مثالیں جو ہمارے سامنے آئی ہیں ۱۵۵۳ء (الزبتھ دور) میں ۷ افراد کو موت کی سزا دی گئی۔ ۱۵۵۹ء میں ہنگری میں ڈیوڈ نامی پادری کو سزائے موت ملی۔ ۱۶۰۰ء میں روم میں بروٹو نام کے شخص کو مار ڈالا گیا۔ ۱۸۳۳ء تک تھوڑے عرصے میں برطانیہ میں ۷۲ افراد اس جرم کی سزا میں مارے گئے۔ اب اگرچہ برطانیہ میں کامن لا Common Law ہے پھر بھی اس کی رو سے جو توہین مسیح یا کتاب مقدس کی سچائی کا انکار کرے وہ بلاس فینی Blas phemy کا مرتکب ہوگا اور اس کی سزا تخت و تاج برطانیہ یا حکومت کے خلاف بغاوت کے جرم کے مطابق عمر قید تک ہو سکتی ہے۔

لندن کے اخبار The Times کے مطابق برطانوی عدالت نے ۲۷ اگست ۱۹۸۸ء کو Gay News کے ایڈیٹر ”ڈیز لیور“ (جس نے ۱۹۸۷ء کو ایک نظم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں تضحیکی الفاظ لکھے تھے) کے خلاف فیصلہ سناتے ہوئے کہا: ”خلوص اور احترام کا ماحول ہی بلاس فینی کے منافی نہیں، دیکھنا پڑتا ہے کہ اس طرح کے الفاظ و اقدامات سے عیسائی مذہب کے ماننے والوں کے جذبات مشتعل ہوتے ہیں؟ اس بارے میں واضح قانون موجود ہے، ہر وہ جہلی کش، بلاس فینی متصور ہوگی جو خدا، یسوع مسیح یا بائبل کے بارے میں دشنام طرازی، توہین آمیز اور مضحکہ خیز مواد پر مشتمل ہو۔ قانون آپ کو یہ اجازت دے سکتا ہے

ہے۔ ایک طرف تو وہ پرندوں اور جانوروں کے تحفظ اور آرام کا خیال کرتے نظر آتے ہیں لیکن جب اسلام اور مسلمانوں کا معاملہ آجائے تو ان کے بعض شہریوں کی سوئی ہوئی حیوانیت کیوں جاگ اٹھتی ہے؟ پیارے رسول ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کے ذریعے صرف مسلمانوں کے کلیجے کو تھوڑا سا مضر کرنا اور زندگی تلخ تر بنانا ہی ان کا مقصد کیوں بن جاتا ہے؟



بیت

جو پردے پڑے ہوئے تھے جن کی وجہ سے انسان اس کائنات کی ذیل ترین مخلوق بن چکا تھا آپ ﷺ نے ظلمت کے ان پردوں کو چاک کیا، انسان کو اس کی کھوئی ہوئی عظمت کا احساس دلایا، سیرت پاک سے دلوں کی کشتافیں ختم کیں، اور اپنی قوت و تربیت و تزکیہ سے انسان کو عروج و ارتقا کی منزل تک پہنچا دیا۔ اگر آج ہمارے دل میں نیکی کی رغبت اور دیگر گناہوں سے نفرت ہے تو بہتر و گرنہ ہمیں ضرور اپنی اصلاح کر لینا چاہیے۔ اپنے گہڑے ہوئے مزاج کو درست کرنا چاہیے۔ میرا کامل ایمان اگر رب واحد پر بھروسہ ہے، اگر ہم ان پاک باز ہستیوں کی طرح ہر گناہ سے کنارہ کش ہو جائیں تو مسلمان کسی بھی میدان میں ذلیل نہیں ہو سکتا اور کوئی بھی باطل قوت حقیقی مسلم کے سامنے کھڑا ہونے کی طاقت نہیں رکھ سکتی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں سچا مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!



✽ حافظ عبدالغفار حسن امیر ضلع لیہ نے چک نمبر 94/TDA تحصیل کروڑ، ضلع لیہ میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ مرکز واحد الاسلام بھکر کے تعاون سے اس مسجد کی تعمیر ہوگی۔ چک ہذا کے مقامی عالم دین امیر شاکر صاحب کی کاوش سے مسجد کے لیے 8 مرلے کا پلاٹ وقف کیا گیا۔ اس موقع پر چک ہذا کی بااثر شخصیات بھی موجود تھیں۔ حافظ صاحب نے نماز عصر کے بعد درس دیا اور سنگ بنیاد رکھا اور دعا کی۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو راہ ہدایت کا ذریعہ بنائے اور رہتی دنیا تک آباد فرمائے۔ آمین!

شریک غم: حافظ محمد اشتیاق، ناظم نشر و اشاعت ضلع لیہ

جاری ہوا تھا: ”یہ خاکے واقعی تو بین آمیز اور مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کا موجب ہیں۔“ ان تمام کے باوجود گستاخان یورپ و امریکہ مسلمانوں کے دل خون کر رہے ہیں اور مسلسل دل آزاری کرتے چلے جا رہے ہیں، کیوں؟

انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا کے مطابق ”اپنے خیالات، معلومات اور آراء کا گورنمنٹ کی پابندیوں سے آزاد ہو کر اظہار کرنا، آزادی اظہار رائے کہلائے گا۔“ کینیڈین سپریم کورٹ نے آزادی رائے کے بارے میں اہم مقاصد بیان کئے کہ ① جمہوریت کے فروغ کے لئے، ② ریاستی یا گروہی زیادتیوں کی روک تھام کے لئے، ③ حقیقت کی تلاش کے لئے، ہر فرد آواز اٹھا سکتا ہے۔

انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا، آزادی رائے کی تعریف کے ساتھ ساتھ ہر اس گفتگو یا رائے پر پابندی کی بات کرتا ہے جو واضح حقیقی خطرے کی موجب ہو، یعنی ① کسی پر بہتان لگایا گیا ہو، ② گستاخی کی موجب ہو، ③ کسی پر دباؤ ڈال کر مجبور کرنے کی کوشش کی گئی ہو۔“ اس طرح اقوام متحدہ کے ”اعلامیہ برائے سیاسی و سماجی حقوق“ جو جنرل اسمبلی نے ۱۹۶۶ء میں منظور کیا تھا کا آرٹیکل ۲۰ تشدد کے فروغ، نسلی تعصب، مذہبی منافرت اور کسی بھی قسم کے امتیازی رویے پر مبنی تقریر و تحریر پر پابندی کی بات کرتا ہے۔

اظہار رائے کی بے مہار اور کھلی آزادی، نسلی، گروہی، لسانی و علاقائی عصبیتوں کے فروغ اور باہمی فساد و جدال کا باعث بن سکتی ہے۔ اس کے ذریعے کسی کے عقائد اور مذہب کی تضحیک کے ذریعے قتل و غارت گری کی راہ بھی کھل سکتی ہے۔ اسی لئے تقریباً ہر جمہوری ملک میں اسے قانونی طور پر روکا گیا ہے اور قابل تعزیر جرم گردانا گیا ہے۔ خود ڈنمارک (جہاں سب سے پہلے خاکوں کی بدہمتی سامنے آئی تھی) کا قانون بھی خاموش نہیں۔ وہاں بھی ناموس مذہب کا قانون ”بلاس فیخی لا“ عرصے سے موجود ہے اور ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۴۰ کے مطابق ”جو لوگ کسی مذہبی برادری کی عبادات اور مسلمہ عقائد کا کھلا مذاق اڑائیں یا ان کی توہین کریں، ان کو جرمانے اور قید کی سزا دی جائے گی۔“

یورپ و امریکہ کو اپنی تہذیب و تمدن پر بہت ناز

کہ عیسائی ملک پر حملہ کریں، تختہ الٹ دیں یا عیسائی مذہب کا انکار کر دیں لیکن مذہب کے بارے میں ”نازیبا“ اور ”غیر معتدل“ الفاظ و اقدام کی اجازت ہرگز نہیں۔“

گستاخانہ کلمات اور بے ادبی کی سزا اور حوصلہ شکنی کے لئے دنیا کے کئی ممالک میں قوانین موجود ہیں، مثلاً

① آسٹریا (آرٹیکل ۱۸۸-۱۸۹ کریمینل کوڈ)

② فن لینڈ (سیکشن ۱۰ چپٹر ۱۷ پینل کوڈ)

③ جرمنی (آرٹیکل ۱۱۶ کریمینل کوڈ)

④ ہالینڈ (آرٹیکل ۱۴۷ کریمینل کوڈ)

⑤ سپین (آرٹیکل ۵۲۵ کریمینل کوڈ)

⑥ آئرلینڈ (آئرلینڈ کے دستور کے آرٹیکل 40, 6, 1, ۱ کے مطابق کفریہ مواد کی اشاعت ایک جرم ہے۔ منافرت ایکٹ ۱۹۸۹ء کے امتناع میں ایک گروہ یا جماعت کے لئے مذہب کے خلاف نفرت بھڑکانا بھی شامل ہے۔

⑦ کینیڈا (سیکشن ۲۹۶ کینیڈین کریمینل کوڈ) کہ عیسائی مذہب کی تنقیص و تضحیک ایک جرم ہے۔

⑧ نیوزی لینڈ (سیکشن ۱۲۳ نیوزی لینڈ کرائسٹر ایکٹ ۱۹۶۱ء) مثال کے طور پر عیسائی دنیا میں گرجوں کی تقدیس کو قانون کا درجہ حاصل ہے، بعض یورپی ممالک کے دساتیر میں ان کو تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔ ڈنمارک کے دستور کی سیکشن ۴ (سٹیٹ چرچ) کی مثال موجود ہے جس میں کہا گیا ہے: ”اوتھنٹیکل لوٹھرن (پروٹسٹنٹ) چرچ ڈنمارک کا ریاستی قائم کردہ چرچ ہوگا اور اس کی مدد و اعانت ریاست کے ذمہ ہوگی۔“

آزادی تقریر و تحریر ایک بنیادی حق تو ہے مگر مطلق حق نہیں۔ اقوام متحدہ کے سابق سیکرٹری جنرل کوئی عنان نے ڈنمارک اور ناروے کے گستاخوں کی طرف سے خاکوں کی اشاعت پر کہا تھا: ”میں بھی آزادی تقریر و تحریر کا احترام کرتا ہوں مگر یہ آزادی مطلق نہیں ہوتی۔“ سابق برطانوی وزیر خارجہ جیک اسٹرانے کہا تھا: ”آزادی رائے کا ہم سب احترام کرتے ہیں لیکن بے عزتی اور اشتعال انگیزی کی کوئی چھوٹ نہیں دی جاسکتی، میرے خیال میں ان خاکوں کی اشاعت رخصتوں پر نمک چھڑکنے کے مترادف ہے۔ امریکی اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے بیان

زبان کی حفاظت

جناب امیر افضل اعوان

سوچ سمجھ کر لب کھولنے والا یا کم گو شخص اس حوالہ سے ہمیشہ ہی فائدہ میں رہتا ہے، اسی لئے جھوٹ اور بدزبانی کو منافق کی نشانی قرار دیا گیا ہے۔ اس بارے میں ایک حدیث مبارکہ میں بیان ہے

سیدنا مسروق رضی اللہ عنہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص میں چار باتیں ہوں گی، وہ منافق ہوگا یا جس شخص میں ان چاروں میں سے کوئی خصلت ہوگی تو اس میں نفاق کی خصلت ہوگی، یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے: جب وہ گفتگو کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے، اور جب معاہدہ کرے تو بے وفائی کرے، اور جب جھگڑا کرے تو بدزبانی کرے۔“ (صحیح بخاری)

زبان اور اس سے نکلے ہوئے الفاظ کی اس قدر اہمیت ہے کہ زبان کی حفاظت پر مومن کے لئے جنت کی بشارت دی گئی ہے۔ ایک حدیث پاک میں منقول ہے سیدنا اہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنے دونوں جڑوں کے درمیان کی چیز (زبان) اور دونوں ٹانگوں کے درمیان کی چیز (یعنی شرمگاہ) کا ضامن ہو تو میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔“ (صحیح بخاری)

اس کے علاوہ صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث 1195 میں سیدنا ابو ہریرہ سے منقول ہے جس میں غلط یا فحش بات کو زبان کا زنا قرار دیا گیا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ارد گرد تھے جب آپ ﷺ نے فتنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ”جب تم لوگوں کو دیکھو کہ اپنے عہدوں کو توڑ رہے ہیں اور اپنی امانتداری کو چھوڑ دیں اور وہ ایسے ہو جائیں

اسلام میں۔ زبان کی حفاظت کرنے، سوچ سمجھ کر اور کم بولنے کی تلقین کی گئی ہے۔ بلکہ اس حوالہ سے یہاں تک روایات ہیں کہ خاموشی کو عبادت سے عبارت کیا گیا ہے تاکہ کسی مسلمان کی زبان سے ادا ہونے والے الفاظ کسی دوسرے شخص کی دل آزاری کا سبب نہ بنیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی طے شدہ امر ہے کہ جب بھی کوئی غیر ضروری باتیں کرتا ہے تو اس شخص کی زبان درازی میں عموماً فحش و لغو باتیں در آتی ہیں۔ ایک روایت کے مطابق اللہ پاک بھی غیر ضروری باتیں کرنا پسند نہیں فرماتے۔ ایسے ہی ہمارے پیارے نبی ﷺ بھی اس سے ممانعت کی تلقین فرماتے ہیں۔ ایک حدیث پاک میں مرقوم ہے

سیدنا مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے تو بدزبان تھے اور نہ ہی بدزبانی کرتے تھے اور انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگوں میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔“ (صحیح مسلم)

اس کے علاوہ متعدد احادیث مبارکہ میں بتایا گیا ہے کہ مسلمان وہ ہے کہ جو اپنے ہاتھ اور زبان کی حفاظت کرے۔ اس سلسلہ میں ایک حدیث پاک میں منقول ہے

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ ”مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔“ (مسلم)

واضح رہے کہ اس باب اور متن کے درجات کے ساتھ اور بھی متعدد احادیث موجود ہیں کہ جن میں زبان درازی اور بدزبانی کی ممانعت کی گئی۔

بلاشبہ اپنی زبان کو بے لگام چھوڑ کر انسان ہمیشہ ہی مسائل و مصائب سے دوچار رہتا ہے، جھوٹ اور وعدہ خلافی اور دیگر برائیاں بھی اس کے ہم رکاب رہتی ہیں جبکہ

(اختلاف کرتے ہوئے) آپ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں ملا دیا، عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا اور میں نے عرض کیا کہ (اللہ مجھے آپ ﷺ پر فدا کر دے) میں اس وقت کیا کروں؟ فرمایا کہ اپنے گھر کو لازم پکڑو اور اپنی زبان کو قابو میں رکھو، جو بات (شرعی اعتبار سے) اچھی ہو اسے لے لو اور جسے غلط سمجھو اسے چھوڑ دو اور تم پر خاص اپنے نفس کی اصلاح ضروری ہے۔“ (سنن ابوداؤد)

توجہ فرمائیے کہ اس حدیث مبارکہ میں زبان پر قابو نہ رکھنے کو قیامت کے فتنوں میں شمار کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ زبان درازی کو سود سے عبارت کیا جا رہا ہے، اس حوالہ سے ایک حدیث میں مرقوم ہے

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بڑا سود یہ ہے کہ مسلمان کی عزت و آبرو پر ناحق زبان طعن کو دراز کیا جائے (یعنی مسلمان کی تحقیر و تذلیل کی جائے)۔ یہ بہت بڑا سود ہے جس طرح سود حرام ہے یہ بھی حرام ہے۔ (سنن ابوداؤد)

یہاں زبان درازی کو سود کہا گیا ہے اور سود کے حوالہ سے اسلام میں اللہ تعالیٰ سے جنگ کی بابت بیان ملتا ہے۔ اسلام میں زبان درازی، لغو باتوں اور گالی گستاخانہ کبیرہ قرار دیا گیا ہے تاکہ اس عادت بد سے مکمل طور پر بچا جاسکے۔ ایک حدیث مبارکہ میں اس حوالہ سے منقول ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”کسی مسلمان کی عزت کے بارے میں ناجائز زبان درازی کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے اور گالی کے بدلے دو گالیاں دینا بھی کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔“ (سنن ابوداؤد)

غور فرمائیں کہ زبان کو بے قابو چھوڑنے یا معاشرہ میں اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کی مروجہ روش خود ہمارے لئے کس قدر خطرناک ہے۔ اسی لئے زبان پر قابو رکھنے کو نجات سے تعبیر کیا گیا ہے:

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! نجات کیا ہے؟

اس کے مطابق لڑکوں کے ناموں میں ”محمد“ گزشتہ برس کے مقابلے میں ایک دو نہیں بلکہ 27 درجے اوپر آ گیا ہے اور اس سال یہ سب سے زیادہ رکھا جانے والا نام بن گیا ہے۔ بے بی سینٹر کے اعداد و شمار کے مطابق ”محمد“ کے علاوہ دیگر اسلامی نام بھی زیادہ مقبول ہوئے ہیں۔ جبکہ گزشتہ برسوں کی طرح 2014ء میں بھی شاہی نام غیر مقبول رہے۔

مثلاً ”جارح“ پہلے دس ناموں میں نیچے آ کر 13 ویں نمبر پر رہا، اسی طرح ”ولیم“ اور ”بہری“ جیسے مشہور شاہی ناموں کا گراف بھی گر گیا۔ بقول اقبالؒ -
توت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمدؐ سے اجالا کر دے

اس طرح کی خبریں مسلمانوں کے دین کی حقانیت کو مزید بلند کرتی ہیں کہ حق اور جغالب رہتا ہے اور باطل کو منہ کی کھانا پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پیغمبر حضرت محمدؐ کو جو عظمت اور شان عطا فرمائی ہے تاقیامت اس میں اضافہ ہوتا رہے گا اور آپ کے نام کا ڈنکا بجتا رہے گا۔ آپؐ کے دشمن دنیا و آخرت میں ذلیل و رسوا ہوں گے۔ آپؐ کے دشمن ناکام اور خائب و خاسر ہوتے رہیں گے، چاہے حکومت و سلطنت کے تمام اختیارات انہی کے پاس ہوں۔ آپؐ کے نام کو زوال نہیں آ سکتا۔

رسول اللہؐ کی بعثت سے قبل عرب کے لوگوں میں ایک عجیب رواج تھا کہ جس کی اولاد زینہ فوت ہو جاتی، اسے اتر یعنی مقطوع النسل کہا کرتے، اس کو انتہائی نفرت سے دیکھتے اور اس کا تسخر اڑاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت اور مرضی کے مطابق جب رسول اللہؐ کے صاحبزادے قاسم یا ابراہیم کی وفات ہوگئی تو مکہ کے کافروں نے آپ کو اتر کہا: چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ کی تالیف قلب اور تسلی کے لئے سورۃ الکوش نازل فرمائی۔ ارشاد ہوا:

﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكُوشَ ۖ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۚ
إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝﴾ (الکوش)

”بلاشبہ ہم نے آپ کو کوش عطا کی۔ پس آپ اپنے رب کے لئے نماز پڑھیں اور قربانی کریں۔ یقیناً آپ کا دشمن ہی لاا ولد ہے۔“

آپ کی زندگی کا سب سے نمایاں وصف صداقت و امانتداری تھا۔ کفار نے آپؐ پر بہت سے الزامات عائد کیے۔ لیکن سب آپؐ کی صداقت و یوینت داری کے معترف رہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب آپؐ نے ہجرت فرمائی تو آپؐ کے پاس کچھ



جناب حمید اللہ خاں عزیز

میلے کفر میں نام محمدؐ کی مقبولیت

یہ آیت نبی ﷺ کے معلم انسانیت اور محسن انسانیت ہونے کا احسان بیان کر رہی ہے۔ قرآن و سنت کی تعلیم کے ذریعے انسانی نفوس کا تزکیہ آپ ﷺ کی زندگی کا عظیم نصب العین ہے۔ اس نصب العین کی ترویج کے لئے آپ ﷺ نے جس کردار و عمل کی پختگی اور حسن خوبی کا مظاہرہ فرمایا، تاریخ انسانیت اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ آپ ﷺ کی زندگی کی آب و تاب خورشید عالم تاب سے زیادہ زندہ و تابندہ ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی الہامی تعلیم کے ذریعے ظلمت کدہ ہر میں علم و عرفان کے چراغ جلانے۔ کفر و شرک کے اندھیروں میں علم و عمل کی قدیلیں روشن کیں۔ آپ ﷺ کی روحانی تعلیمات کی بدولت شرک کا اندھیرا چھٹا، جہالت کی تاریکیاں کا فور ہوئیں، کفر کے نظام کا خاتمہ ہوا، ظلم و جبر کے سسٹم سے جان چھوٹ گئی اور ایک مہذب و معزز معاشرہ وجود میں آیا۔ جس سے علم اور عمل کے کردار سے پختہ توحید پرست پیدا ہوئے۔ جنہوں نے آپ ﷺ کی دعوت کو حسن ازل کی دل آویزیوں سے مالا مال کر دیا۔

برطانیہ اس زمین پر موجود وہ ملک ہے جس کی اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ سے دشمنی تمام دنیا کے سامنے عیاں ہے۔ اسلام اور اہل اسلام کے ساتھ اس کی دشمنی کی تاریخ ایک طویل تسلسل رکھتی ہے۔ جو ہر دور کی طرح آج بھی جاری و ساری ہے۔ مگر یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت و قدرت ہے کہ کفر کے ان اندھیروں میں بھی ”اسم محمد ﷺ“ پوری آب و تاب کے ساتھ اپنے جلوے دکھا رہا ہے۔

برطانوی روزنامے ”ٹیلی گراف“ نے بے بی سینٹر نامی ویب سائٹ کی ایک رپورٹ کے حوالے سے بتایا ہے کہ ”محمد“ نام کو برطانیہ میں لڑکوں کا سب سے مقبول ترین نام قرار دے دیا گیا ہے اور عربی ناموں میں اس کی پہلی پوزیشن ہے۔ رپورٹ کے مطابق برطانیہ میں مسلمان نام مقبول ہو رہے ہیں۔ ذرائع نے 2014ء میں سب سے زیادہ رکھے جانے والے 100 ناموں کی جو فہرست شائع کی ہے،

یہ کائنات اللہ تعالیٰ نے بنائی، جو زبردست قوتوں کا مالک ہے، جو لامحدود تعریفات اور تحمیدات کا مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی عزت و ذلت کا مالک ہے، وہ چاہے تو کسی کو عزت دے اور چاہے تو کسی کو بے عزت کر دے۔ کسی میں یہ ہمت و طاقت نہیں کہ اللہ تعالیٰ سے کسی معاملے یا بات کا حساب لے سکے۔ جب کہ وہ ہستی کسی سے حساب و کتاب لینے کا پورا پورا اختیار رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے کہ وہ کسی کو اپنی شان بے نیازی کے سب نواز دے۔ کسی کو اپنی عنایت سے دنیا میں بلند مقام و مرتبہ عطا فرمائے۔ اپنے فضل سے اپنے خاص بندوں کو دنیا و آخرت کی سرفرازی عطا فرمادے۔ پھر چاہے دنیا اس کی مخالفت پر ہی کیوں نہ تل جائے اس کی عظمت و سرفرازی میں قطعاً کوئی کمی نہیں آ سکتی۔ اس عظیم رب نے عرب کے ایک ذریعہ کو چنا اور انہیں ایسی عظمت اور رفعت عطا کی، جس کی بلندیوں کی کائنات کا کوئی فرد برابری نہیں کر سکتا۔ آپ ختم نبوت کے عالی شان منصب کے حق دار ٹھہرے۔ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کے متعدد زریں پہلو ہیں، جن میں ایک نمایاں ترین پہلو یہ ہے کہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے عالم انسانیت کے لیے معلم انسانیت بنا کر بھیجا، جس کی وضاحت سورۃ آل عمران کی آیت ۱۶۴ میں ان الفاظ میں ہو رہی ہے:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَ يُزَكِّيهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ ۚ وَ إِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝﴾ (آل عمران)

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے کہ ان کے درمیان انہی میں سے ایک رسول مبعوث فرمایا، جو ان پر اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھتا ہے، ان کی زندگیوں کو سنوارتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے، حالانکہ اس سے پہلے یہی لوگ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔“

میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی شان و رفعت کو بلند فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿لَمْ نَشْخَ لَكَ صَدْرَكَ ۖ وَ وَضَعْنَا عَنكَ وَزْرَكَ ۖ الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۖ وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۖ﴾ (الانشراح)

”کیا ہم نے آپ کے لئے آپ کا سینہ نہیں کھول دیا اور ہم نے آپ سے آپ کا بوجھ اتار دیا۔ وہ جس نے آپ کی کمر توڑ دی اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کے تہ کر کے کو بلند کر دیا۔“

پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کو اللہ رب العزت نے اس قدر اعلیٰ اور ارفع ترین مقام عطا فرمایا کہ بڑے بڑے سورے، فرعون اور قیصر و کسری جیسے بادشاہ آپ ﷺ کی دعوت اسلام کے آگے سرنگوں ہو گئے۔

آج امت مسلمہ عملی لحاظ سے بہت پیچھے رہ گئی ہے، ان میں اتفاق و یگانگت اور یکجہتی مفقود ہو چکی ہے۔ لیکن یہ مسلمان محمد ﷺ کی حرمت اور عظمت کے تحفظ کے لئے اپنی جان تک قربان کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ بقول اقبالؒ

یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

آج کے عالمی حالات کے تناظر میں مسلمانوں کو عبرت لینی چاہیے کہ آج ہماری وفاؤں کا مرکز حضرت محمد ﷺ ہیں یا کوئی مغربی مفکر و مورخ۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر آج امت مسلمہ رسول اللہ ﷺ کی وراثت کتاب و سنت سے کامل وابستگی اختیار کر لے تو امت مسلمہ کی حالت یقیناً بدل جائے گی اور تنزلی کا یہ سفر ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو جائے گا۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

[تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُم بِهِمَا: كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ] (موطأً لإمام مالك)

”میں نے تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑی ہیں، جب تک تم انہیں پکڑے رہو گے، ہرگز گمراہ نہیں ہو سکتے۔ وہ کتاب اللہ (قرآن مجید) ہے اور سنت نبی کریم ﷺ (احادیث) ہیں۔“

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حضور ﷺ کی سچی محبت نصیب فرمائے۔ اور آپ کے فرامین پر عمل کی توفیق دے آمین!



ان باتوں کا بغور مطالعہ کیا اور مشاہدہ کیا ہے اور میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ محمد ﷺ عظیم ہستی تھے اور حقیقی معنوں میں انسانیت کے نجات دہندہ ہیں۔

مسٹر کبن لکھتے ہیں:

ہر انصاف پسند شخص یہ یقین کرنے پر مجبور ہے کہ محمد ﷺ کی تبلیغ و ہدایت خالص سچائی اور خیر خواہی پر مبنی تھی۔

مشہور روسی محقق ٹالسٹائی کہتا ہے:

حضرت محمد (ﷺ) دنیا میں مصلح عظیم بن کر آئے تھے اور آپ (ﷺ) میں ایسی برگزیدہ قوت پائی جاتی تھی جو قوت بشری سے بہت زیادہ اعلیٰ و ارفع تھی۔

مشہور یورپین محقق لین پول کہتا ہے:

محمد (ﷺ) نہایت بااخلاق اور رحم دل بزرگ تھے۔ ان کی بے ریا خدائپرستی، عظیم فیاضی مستحق تعریف ہے۔ آپ ﷺ اس قدر انکسار پسند تھے، غریبوں سے زیادہ محبت کرتے اور اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے انجام دیتے تھے۔ بے شک آپ مقدس پیغمبر تھے۔ انگلستان کا مشہور اہل قلم کار لائل لکھتا ہے: کہ حضرت محمد (ﷺ) کا لقب نہایت صاف و شفاف اور ان کے خیالات بے لوث تھے، وہ نہایت سرگرم ریفارمر اور برگزیدہ بزرگ تھے۔ آج بھی محمد ﷺ کی صداقت کامیاب نظر آتی ہے۔ یہ ہے محمد ﷺ کی صداقت و حقانیت کی بین دلیل۔

رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی وہ ہستی ہیں کہ جنہوں نے صدیوں سے گمراہی اور غفلت کے اندھیروں میں بھٹکتے ہوئے انسانوں کو امتیازی شان کے ساتھ ایک روشن و تابناک، تمدن و تہذیب عطا کی۔ ظلم و استحصا کی چکی میں پستے مظلوموں اور بے کسوں کو زندگی کی نعمتوں کے حصول میں آسانیاں فراہم کیں۔ ظلم و بربریت کے نظام کا خاتمہ کیا۔ ایک دوسرے پر عادل حقوق و فرائض کے معیارات مقرر فرمائے۔ کفر و شرک، فحاشی و عریانی، بے راہ روی اور اللہ کے خوف سے عاری بنی نوع انسانیت پر خالق و مخلوق کے رشتے اور تعلقات کے اسرار منکشف کئے۔

اللہ تعالیٰ نے پیغمبر اسلام ﷺ کو امت مسلمہ کے نام سے ایسی روحانی اولاد عطا فرمائی کہ جو تاقیامت آپ ﷺ کی عظمت میں اضافہ کرتی رہے گی۔ سورہ انشراح

لوگوں کی امانتیں جمع تھیں۔ جو آپ ﷺ نے نہایت مستحسن انداز میں واپس لوٹائیں۔ جب ابوسفیانؓ سے بادشاہ حبش نے آپ ﷺ کے متعلق سوالات کیے تو وہ بھی آپ ﷺ کی صداقت و دیانت، شرافت و پاک دامنی کا اعتراف کیے بغیر نہ رہ سکے۔ الغرض سیرت کی کتابوں میں آپ ﷺ کی صداقت و امانتداری کے متعدد واقعات موجود ہیں۔ جن کا اعتراف نہ صرف اپنوں نے بلکہ غیروں نے بھی کیا۔

دنیا کے تمام مذاہب کے علمی، سیاسی، مذہبی، سماجی، دانشور، مورخین، مفکرین اور اسکالر اس امر پر متفق ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی مبارک شخصیت میں وہ تمام تر اوصاف، صفات، خوبیاں اور صلاحیتیں بدرجہ اتم موجود تھیں جو کسی مصلح میں ہونی چاہئیں۔ پیغمبر اسلام ماہر سپہ سالار تھے، جنگ احد اور جنگ بدر میں آپ ﷺ کی کفار کے خلاف عسکری منصوبہ بندی پر آج بھی امور جنگ کے ماہرین انگشت بدندان ہیں۔

درجنوں یورپین سماجی رہنما، اسکالر ز اور مستشرقین ہیں جو آپ ﷺ کی شان اور عظمت کے گن گاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اس لئے تو کہا گیا ہے کہ:

أَفْضَلُ مَا شَهِدْتُ بِهِ الْأَعْدَاءُ

”کمال وہ کہ جس کا اعتراف دشمن بھی کیے بغیر نہ رہ سکیں۔“

نیولین بوٹا پارٹ:

محسن انسانیت حضرت محمد ﷺ کی ذات گرامی اور انقلابات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ: محمد ﷺ کی ذات مرکزی حیثیت اور اہمیت کی حامل تھی، جن کی طرف لوگ رجوع کرتے تھے۔ ان کی تعلیمات نے لوگوں کو ان کا گردیدہ بنا دیا اور ایک ایسا گروہ پیدا ہو گیا تھا کہ جس نے چند ہی سال میں دنیا کو جھوٹے خداؤں سے نجات دلادی، انہوں نے بت سرنگوں کر دیئے۔ موسیٰ و عیسیٰ (علیہم السلام) کے پیروکاروں نے پندرہ سو سال میں کفر کی نشانیاں اتنی نہ مٹائیں ہوں گی، جتنی نبی پاک ﷺ کے پیروکاروں نے صرف پندرہ سال میں مٹا دیں۔ حقیقت یہ ہے کہ محمد ﷺ کی ذات اور ہستی بہت ہی بڑی ہے۔ ازمنہ وسطیٰ میں عیسائی راہبوں نے حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کے مذہب کے خلاف باضابطہ تحریک چلائی، میں نے



آپ ﷺ کے زمانے میں اگر سابقہ انبیاء و مرسلین حتیٰ کہ اولو العزم پیغمبر بھی ہوں تو ان سب کے لئے بھی آپ ﷺ کی اتباع کے بغیر چارہ کار نہیں۔ (تفسیر ابن کثیر۔

اردو ترجمہ، محمد خالد سیف۔ ج ۱ ص ۶۰۷-۶۰۸۔ طبع دار السلام)

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِي مَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيَسْئَلُوكَ تَسْلِيمًا﴾ ﴿النساء﴾

”تمہارے پروردگار کی قسم! یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کر دو، اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں، تب تک مومن نہیں ہوں گے۔“

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا﴾ ﴿الأحزاب﴾

”تم کو اللہ کے رسول کی پیروی (کرنا) بہتر ہے (یعنی) اس شخص کو جسے اللہ (سے ملنے) اور روز قیامت (کے آنے) کی امید ہو، اور وہ اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا ہو۔“

اس موضوع کی اور بھی بہت سی آیات کریمہ ہیں۔

اختصار کے پیش نظر صرف انہی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

اسی طرح بہت سی احادیث مبارکہ میں بھی سنت

کی عظمت اور اس کے مطابق عمل کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً درج ذیل احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں:

[عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى"، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَنْ يَأْبَى؟ قَالَ: "مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى."] (البخاری)

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری تمام امت جنت میں جائے گی سوائے اس کے جس نے انکار کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول انکار کون کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے (گو یا جنت میں

شروع کر دیتے ہیں، اور اپنے اپنے آئمہ و فقہاء کے اقوال کو وہ حیثیت دینا شروع کر دیتے ہیں جو درحقیقت سنت رسول اللہ ﷺ کا مقام و مرتبہ ہے۔ سنت کی اسی عظمت و اہمیت اور مقام و مرتبہ کو قرآن مجید کے بہت سے مقامات پر بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً ارشاد باری ہے:

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ (الحشر: 7)

”جو چیز تم کو پیغمبر دیں، لے لو، اور جس سے منع کریں (اس سے) باز رہو۔“

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ ﴿النجم﴾

”اور نہ وہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں۔ یہ (قرآن) تو اللہ کا حکم ہے جو (ان کی طرف) بھیجا جاتا ہے۔“

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ ﴿آل عمران﴾

”(اے پیغمبر! لوگوں سے) (کہہ دو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ بھی تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔“

امام ابن کثیر فرماتے ہیں: یہ آیت کریمہ اس بات کی دلیل ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے طریقے کی مخالفت کفر ہے، جو شخص آپ ﷺ کے طریقے کی مخالفت کرتا ہو، تو اللہ تعالیٰ اسے دوست نہیں رکھتا۔ خواہ بزم خود وہ حب الہی اور تقرب الہی کے کیسے ہی بلند بانگ دعوے کیوں نہ کرے۔ وہ اپنے اس دعویٰ میں صرف اور صرف اس وقت سچا ہوگا جب وہ رسول نبی امی خاتم المرسل اور تمام ثقلین، یعنی جنوں اور انسانوں کی طرف اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرے۔

دین اسلام، کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے تعبیر ہے۔ یعنی دین اسلام کے اصول و فروع اور قواعد و ضوابط صرف اور صرف کتاب و سنت ہی پر استوار ہیں۔ ادلہ شرعیہ کے ضمن میں جن دیگر چیزوں کو بیان کیا جاتا ہے ان کی حیثیت ثانوی ہے، جب کہ کتاب و سنت ہی دین اسلام کی روح کی غذا، اس کے دل کی دھڑکن اور اس کے ضمیر کی صدا ہے۔ زمانہ اگرچہ ہزاروں کروٹیں لے چکا ہے، سائنس اور ٹیکنالوجی نے عجب عجب کرشمے دکھائے ہیں، ہر صبح بے شمار تبدیلیاں لے کر طلوع ہوتی اور ہر شام نئے نئے انقلابات کو اپنے دامن میں لپیٹ کر لباس شب زیب تن کرتی ہے، مگر قرآن و حدیث کے انوار و تجلیات کی چمک دمک میں سرمو فرق نہ آیا۔ کتاب و سنت کے اصول و احکام، قواعد و ضوابط اور قوانین آج بھی اسی طرح ناقابل تغیر و تبدل ہیں۔ آج بھی ان میں وہی جج و جج ہے جو آج سے چودہ سو برس قبل انکا سرمایہ افتخار تھی۔ الغرض جب دین اسلام کے اصلی اور بنیادی مآخذ کتاب و سنت میں سرمو فرق نہیں آیا اور رشد و ہدایت کے یہ منارہ نور اسی طرح جگمگا رہے ہیں، جس طرح امام کائنات، فخر موجودات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے عصر مبارک اور عہد ہمایوں میں جگمگاتے تھے، تو پھر اس بات کی کیا ضرورت ہے کہ رشد و ہدایت اور ایمان و ایقان کے جگمگاتے ہوئے آفتاب و ماہتاب سے کسب ضواء کی بجائے، ہم ٹٹماتے ہوئے چراغوں سے روشنی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن

پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

کتاب اللہ کی اس عظمت و اہمیت پر تو مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کا اتفاق ہے، لیکن جب سنت رسول اللہ ﷺ کی باری آتی ہے تو اس کی تاویل شروع کر دیتے ہیں۔ سنت پر عمل کرنے کی بجائے مختلف حیلے بہانے تراشا

فرمایا ہے اور تم نکری پھینک رہے ہو، میں تم سے کبھی کلام نہیں کروں گا۔

[عن أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَانَتْهُمْ تَقَالُوهَا، فَقَالُوا: وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَدْ غَفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ أَحَدُهُمْ: أَمَا أَنَا فَإِنِّي أَصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا، وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَصُومُ الدَّهْرَ وَلَا أَفْطِرُ، وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: "أَنْتُمْ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا، أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَتَقَاكُمْ لَهُ، لَكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ، وَأُصَلِّي وَأَرْفُدُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي" (البخاري)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تین شخص نبی ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے گھروں میں آئے اور انہوں نے نبی ﷺ کی عبادت کے بارے میں پوچھا۔ جب انہیں اس کے بارے میں خبر دے دی گئی تو انہوں نے اسے بہت کم سمجھتے ہوئے کہا کہ ہمیں نبی ﷺ سے کیا نسبت؟ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا: میں ہمیشہ ساری ساری رات نماز پڑھتا رہوں گا۔ دوسرے نے کہا کہ میں ہمیشہ روزہ رکھتا رہوں گا اور کبھی ناغہ نہیں کروں گا اور تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے کنارہ کش رہوں گا اور کبھی بھی شادی نہیں کروں گا۔ پس نبی ﷺ بھی تشریف لے آئے اور فرمایا: تم لوگوں نے یہ باتیں کی ہیں، اللہ کی قسم! میں تم سب لوگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرتا ہوں اور تم سب سے زیادہ پرہیزگاری اختیار کئے ہوئے ہوں۔ (اس کے باوجود) میں روزہ رکھتا ہوں اور ناغہ کرتا ہوں، نماز پڑھتا

جانے سے) انکار کر دیا ہے۔

[عن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ، وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي" (البخاري)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے میری اطاعت کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی، اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی تو اس نے میری نافرمانی کی۔"

[عن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ: أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَخْذِفُ، فَقَالَ لَهُ: لَا تَخْذِفْ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الْخَذْفِ، وَقَالَ: "إِنَّهُ لَا يُضَادُّ بِهِ صَيْدٌ وَلَا يُنْكِي بِهِ عَدُوٌّ، وَلَكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ، وَتَقْفَأُ الْعَيْنَ". ثُمَّ رَأَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَخْذِفُ، فَقَالَ لَهُ: أَحَدْتُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ الْخَذْفِ، وَأَنْتَ تَخْذِفُ لَا أَكَلَمُكَ كَذَا وَكَذَا" (البخاري)

"سیدنا عبد اللہ بن معقل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو انگلیوں سے نکری پھینک رہا تھا۔ انہوں نے اس سے کہا کہ نکری نہ پھینکو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے نکری پھینکنے سے منع فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اس سے نہ تو شکار کیا جاسکتا ہے اور نہ اس سے دشمن پر غلبہ حاصل کیا جاسکتا ہے، لیکن یہ دانت کو توڑ دیتی ہے اور آنکھ کو پھوڑ دیتی ہے۔ پھر انہوں نے اس کے بعد بھی اسے نکری پھینکتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ میں نے تجھے رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے نکری پھینکنے سے منع

ہوں اور میں سوتا بھی ہوں، اور میں عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں۔ پس جو شخص میری سنت سے اعراض کرے، اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

[عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ: "أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ، وَخَيْرُ الْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ، وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ" (مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے خطبہ میں فرمایا کرتے تھے، اما بعد: بے شک سب سے بہتر بات اللہ کی بات ہے۔ اور سب سے افضل سیرت محمد ﷺ کی ہے اور بدترین امور نئے پیدا کردہ ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

[عن الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ: وَعَظَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً وَجَلَّتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْأَعْيُنُ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَأَنَّهَُا مَوْعِظَةٌ مُودَعٌ فَأَوْصِينَا، قَالَ: "أَوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ تَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ، وَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسِيرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمُهَدِّدِينَ عَصَا عَلَيْهَا بِالتَّوَّاجِدِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ" (جامع الترمذي، سنن أبي داود)

حضرت عریاض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک دفعہ) رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایسا موثر وعظ ارشاد فرمایا جس سے دل دہل گئے اور آنکھیں خشک بار ہو گئیں۔ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! یہ تو گویا الوداع کرنے والے شخص جیسا وعظ ہے، لہذا آپ ہمیں وصیت فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے اور مجمع و طاعت کے بحالانے کا حکم دیتا ہوں خواہ تمہارا امیر کوئی غلام ہی کیوں نہ ہو۔

تم میں سے جو شخص زندہ رہا، وہ بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا۔ پس تم نے میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرنا۔ اسے داڑھوں کے ساتھ (مضبوط) پکڑ لو اور نئے نئے امور سے بچو۔ پس بے شک ہر نئی بات بدعت ہے۔

اس موضوع کی بے شمار آیات کریمہ و احادیث مبارکہ میں سے: مثلاً نمونہ از خروارے، چند ایک کے ذکر پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ انہی آیات و احادیث مبارکہ کے پیش نظر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین و تبع تابعین اور آئمہ سلف رضی اللہ عنہم کا مسلک براہ راست کتاب و سنت پر عمل تھا۔ انہی آیات کریمہ و احادیث مبارکہ کے پیش نظر اہل حدیث کا نقطہ نظر بھی یہی ہے کہ حق و صداقت صرف اور صرف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ ہی میں محصور اور منحصر ہے۔ یہاں اس حقیقت کی طرف اشارہ کرنا از بس ضروری ہے کہ اہل حدیث تاریخی ارتقاء کا انکار کرتے ہیں اور نہ ان خدمات جلیلہ کے منکر ہیں جو حالات کے تقاضوں کے مطابق ہمارے آئمہ کرام اور فقہاء عظام نے اپنے دور میں سرانجام دی تھیں۔ اہل حدیث حضرت الامام ابو حنیفہؒ کی فقہی کاوشوں، حضرت الامام شافعیؒ کی اصول فقہ وحدیث کے باب میں کوششوں، حضرت الامام مالکؒ کی تعامل اہل مدینہ کی حفاظت کیلئے محنتوں، اور حضرت احمد بن حنبلؒ کے جمع وتدوین حدیث کے کارناموں کو حد درجہ تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان تمام آئمہ کرام کا علمی و فقہی سرمایہ ملت اسلامیہ کے لئے قابل صد فخر و ناز ہے۔ مگر اہل حدیث اور دوسرے مکاتب فکر میں فرق یہ ہے کہ اہل حدیث کا طرز عمل یہ نہیں جیسے کچھ لوگوں نے حضرت امام ابو حنیفہؒ کے رشتائے فکر ہی کو دین قرار دے دیا، یا جس طرح کچھ لوگوں نے حضرت امام شافعیؒ ہی کی ہر بات کو دین میں جت گردانا، یا جس طرح کچھ لوگوں نے حضرت امام مالکؒ کی ایک ایک ادا کو حرز جاں بنا لیا، یا جس طرح کچھ لوگوں نے حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے ایک ایک عمل کو اپنے لئے واجب الاتباع ٹھہرا لیا۔ یا جس طرح کچھ اور لوگوں نے دیگر بزرگوں کے دامن سے وابستگی کو دین و ایمان کی معراج قرار دے لیا۔ اہل

حدیث کا نقطہ نظر ان سب لوگوں سے مختلف ہے۔ وہ حق کو ان تمام فقہی مکاتب فکر میں، جن کی آئمہ کرام و فقہاء عظام نے بنیاد رکھی، دائر و سائر تو مانتے ہیں مگر ان میں سے صرف کسی ایک میں محدود اور منحصر نہیں مانتے، اہل حدیث ان تمام فقہی مکاتب فکر کو دین نہیں بلکہ دین کی ایک تعمیر اور تشریح قرار دیتے ہیں۔ دین صرف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کا نام ہے جیسا کہ ان حضرات آئمہ کرام و فقہاء عظام میں سے ہر ایک نے خود اس بات کی وضاحت فرمائی ہے کہ ان کے اقوال دین میں حجت نہیں بلکہ دین میں حجت کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ نے ارشاد فرمایا ہے: [إِذَا صَحَّ الْحَدِيثُ فَهُوَ مَذْهَبِي.] (ردالمحتار، حاشیہ در المختار) ”جب حدیث صحیح ہو تو میرا مذہب وہی ہے۔“

آپؐ نے یہ بھی فرمایا:

[لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَأْخُذَ بِقَوْلِنَا مَا لَمْ يَعْلَمْ مِنْ أَيْنَ أَخَذْنَاهُ.] (الانتقاء في فضائل الثلاثة الأئمة الفقهاء لابن عبد البر، أعلام الموقعين لابن قيم، حاشیة ابن عابدين علي البحر الرائق)

کسی کے لئے یہ حلال ہی نہیں کہ وہ ہمارے قول کے مطابق عمل کرے جب تک اسے یہ معلوم نہ ہو کہ ہمارے قول کا ماخذ کیا ہے۔

آپؐ سے یہ بھی منقول ہے:

[حرام علی من لم يعرف دليلي أن يفتي بكلامي] (حوالہ مذکور)

جسے میری دلیل کا علم نہ ہو تو اس کے لئے میرے قول کے ساتھ فتویٰ دینا حرام ہے۔

آپؐ نے اپنے شاگرد رشید قاضی ابو یوسفؒ کو ایک مرتبہ مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

افسوس ہے تجھ پر اے یعقوب! ہر بات جو مجھ سے سنتے ہو، اسے لکھ نہ لیا کرو، کیونکہ میں آج ایک رائے اختیار کرتا ہوں اور کل اسے چھوڑ دیتا ہوں۔ اور کل ایک رائے اختیار کرتا ہوں اور پرسوں اسے ترک کر دیتا ہوں۔

اسی طرح آپؐ نے یہ بھی فرمایا ہے:

[إذا قلت قولاً: يخالف كتاب الله تعالى وخبر الرسول فاتركوا قولی.] (ایقاظ همم لعلامة فلانی)

جب میرا قول کتاب اللہ اور حدیث رسول ﷺ کے خلاف ہو تو میرے قول کو ترک کر دو۔

اسی طرح حضرت امام مالکؒ سے بھی منقول ہے:

[إنما أنا بشر أخطئ وأصيب، فانظروا في رأيي، فكل ما وافق الكتاب والسنة فخذوه، وكل ما لم يوافق الكتاب والسنة فاتركوه.] (الأحكام لابن حزم) میں ایک انسان ہوں، میری بات غلط بھی ہو سکتی ہے اور صحیح بھی، لہذا میری رائے کو دیکھ لیا کرو، جو کتاب و سنت کے مطابق ہو، اسے لے لو اور جو کتاب و سنت کے مطابق نہ ہو اسے ترک کر دو۔

اسی طرح حضرت ابن عباسؓ کا ایک قول ہے جسے حکم بن عتیہ اور امام مجاہد نے بیان کیا ہے مگر یہ قول امام مالکؒ کے قول کے نام سے مشہور ہو گیا ہے۔ نیز حضرت امام احمدؒ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ بہر حال ان سب آئمہ سلف اور بزرگان دین کا فرمان ہے:

[ليس أحد بعد النبي ﷺ إلا يؤخذ من قوله ويترك إلا النبي ﷺ] (الجامع لابن عبد البر، الأحكام في أصول الأحكام لابن حزم)

حضور سرور کائنات ﷺ کے سوا باقی ہر انسان کی بات کو قبول بھی کیا جاسکتا ہے اور رد بھی کیا جاسکتا ہے۔

یعنی ساری کائنات میں سے صرف اور صرف امام کائنات، فخر موجودات، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کا یہ مقام و مرتبہ ہے کہ آپؐ کی ہر ہر جنبش لب دین میں حجت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو یہ اعزاز عطا فرمایا ہے:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ (النجم)

اور نہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں یہ (قرآن) تو حکم الہی ہے جو (ان کی طرف) بھیجا جاتا ہے۔

گستاخانہ خاکے اور ہماری ذمہ داری

یہ بات مسلمہ حقیقت ہے کہ دین اسلام اس دنیا پر غالب ہونے کے لئے آیا ہے مغلوب ہونے کے لئے نہیں۔ قرآن کریم کی بیشتر آیات اور سرکارِ دو عالم ﷺ کے متعدد فرامین اس بات کی تائید کرتے ہیں۔ اس امر مسلم کے باوجود دشمنان اسلام کو غلبہ اسلام گوارا نہیں بلکہ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا کر، اہل اسلام کو اپنی غلامی میں جکڑ کر، ان پر اپنا نظام حکومت، لاقانونیت و لادینیت مسلط کر کے انہیں زیر کیا جائے۔ اپنے اس مشن میں کامیابی کی غرض سے وہ مختلف حربے استعمال کر رہے اور ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ ان کا یہ طرز عمل آج کا نہیں بلکہ شروع دن سے مسلسل چلا آرہا ہے کہ کبھی قرآن کی، کبھی اللہ تعالیٰ کی، کبھی آنحضرت کی توہین کرتے نظر آتے ہیں۔ آج کے دور میں فرانس کے جریدے میں دوبارہ گستاخانہ خاکوں کی اشاعت بھی انہی روایات کا تسلسل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایسی تمام ناپاک جساتیں کرنے والوں کو ملعون قرار دے کر ان کے لئے آخرت میں رسوا کن عذاب کی وعید بیان کی ہے، لیکن ان حالات و واقعات میں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی ذمہ داری کیا ہے؟ اکثر لوگ شاید یہ سمجھتے ہیں کہ اس موقع پر جلے جلوس کر کے، محب رسول اور عاشق رسول کے کھوکھلے نعرے لگا کر، ان کی مصنوعات کا بایکٹ کر کے اور ان کے ساتھ سفارتی تعلقات ختم کر کے ہم نے ناموس رسالت کا تحفظ اور حرمت رسول کے دفاع کا حق ادا کر دیا اور یہی ہماری ذمہ داری تھی۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ سب کام اپنی جگہ ٹھیک ہیں لیکن ایسے حالات میں بالخصوص اور عام حالات میں بالعموم کرنے کا کام یہ ہے کہ ہم تمام شعبہ ہائے زندگی میں تعلیمات نبوی پر عمل پیرا ہوں اور ان سب سستیوں اور کوتاہیوں کو ترک کر دیں جنہیں ہم مسلسل کرتے چلے آرہے ہیں اور ان کی طرف ہم توجہ نہیں کرتے۔

یہی ہماری ذمہ داری ہے اور یہ واحد حل ہے ان گستاخوں کو ایسی گستاخیوں اور خبیث حرکتوں سے باز رکھنے کا، اگر انہیں ان شرارتوں کی بار بار جرأت ہوتی ہے تو وہ ہماری اپنی اصلاح نہ کرنے کا نتیجہ ہے اور ان سے مرعوب ہونے اور اسلامی تعلیمات سے ہٹ کر ان کے رسوم و رواج کو ترجیح دینے کا نتیجہ ہے۔

اگر ہم درست ہو جائیں تو پورے وثوق سے کہا جاسکتا ہے کہ (ان شاء اللہ) انہیں آئندہ اسکی ہمت نہیں ہوگی۔ باقی اس سب کے باوجود بھی کوئی ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ

”إِنَّا كَفَيْتَكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ“

”تمہاری طرف سے ہم ان مذاق اڑانے والوں کی خبر لینے کیلئے کافی ہیں“

اللہ تعالیٰ ہم سب کی اصلاح فرمائے اور ہمیں بقیہ زندگی اسلام کے مطابق گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

رکھا ہے۔ کیا تم نے مجھے دیکھا ہے کہ میں گرجے سے باہر نکلا ہوں۔ میں تو کہتا ہوں کہ نبی ﷺ نے یہ فرمایا ہے، اور تو مجھ سے پوچھتا ہے کہ کیا تم بھی یہی کہتے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ میں نبی ﷺ کی حدیث بیان کروں اور میرا قول اس کے مطابق نہ ہو۔

اختصار کے پیش نظر حضرات آئمہ کرام کے انہی اقوال پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔ تفصیل کے لئے علامہ شعرانیؒ کی میزان، حافظ ابن قیمؒ کی اعلام، علامہ فلائیؒ کی ایقاظ، شاہ ولی اللہؒ کی حجتہ اللہ اور علامہ محمد جمال الدین القاسمیؒ کی قواعد، ملاحظہ فرمائیں۔

پوچھا۔ آپؑ نے اسے جواب دیتے ہوئے کہا کہ اس بارے میں رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہے۔ اس شخص نے آپؑ سے پوچھا:

اے ابا عبد اللہ! کیا آپؑ بھی یہی کہتے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا:

[أَرَأَيْتَ فِي وَسْطِي زُنَارًا؟ أَتَرَانِي خَرَجْتُ مِنَ الْكَنِيسَةِ؟ أَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَتَقُولُ لِي: أَتَقُولُ هَذَا؟ أَرَوَيْ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا أَقُولُ بِهِ.] (اعلام

الموقعین بحوالہ قواعد التحدیث)

کیا تم نے دیکھا ہے کہ میں نے کوئی جینیہ پہن

حضرت امام شافعیؒ نے فرمایا ہے:

[أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَنَّ مِنْ اسْتِثْنَاءٍ لِهَ سَنَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَحِلْ لَهُ أَنْ يَدْعَهَا لِقَوْلِ أَحَدٍ.] (اعلام الموقعین، إيقاظ همم)

مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ جس کے سامنے رسول اللہ ﷺ کی سنت واضح ہو جائے تو اس کے لئے یہ حلال نہیں کہ کسی کے قول کی وجہ سے سنت رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ دے۔

آپؑ نے یہ بھی فرمایا:

[إذا وجدتم في كتابي خلاف سنة رسول الله ﷺ فقولوا بسنة رسول الله ﷺ ودعوا ما قلت. وفي رواية فاتبعوها ولا تلتفتوا لي قول أحد.] (المجموع شرح المذهب، للنووي)

جب تم میری کسی بھی کتاب میں کوئی بات رسول اللہ ﷺ کی سنت کے خلاف پاؤ، تو رسول اللہ ﷺ کی سنت کو اختیار کر لو، اور میری بات کو چھوڑ دو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ سنت رسول ﷺ کا اتباع کرو اور کسی کے قول کی طرف مت دیکھو۔

حضرت امام شافعیؒ نے حضرت امام احمد بن حنبلؒ

سے فرمایا:

[أنتم أعلم بالحديث والرجال مني، فإذا كان الحديث الصحيح فاعلموني به أي شيء يكون كوفيا أو بصريا أو شاميا حتى أذاب إليه.] (الاحتجاج بالشافعي للخطيب)

تمہیں میری نسبت حدیث اور رجال کا زیادہ علم ہے، لہذا تمہاری تحقیق کے مطابق جب کوئی حدیث صحیح ہو تو مجھے بھی بتا دیا کرو، خواہ وہ کوئی ہو، یا بصری ہو، یا شامی، تاکہ میں بھی اس صحیح حدیث کے مطابق عمل کروں۔

آئمہ سلف اس بارے میں کس قدر حساس تھے، اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگائیے جسے امام حمیدیؒ نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے امام شافعیؒ سے ایک مسئلہ

اوبامہ کا دورہ

اور سعودی
فرمانروائی
نماز

نماز

جناب پروفیسر محمد عامر حفیظ

آمد و رفت کے لئے اپنی گاڑی امریکہ سے منگوائی۔ بھارتی وزیر اعظم مودی اس دورے کے دوران خوشی سے اس قدر نڈھال تھے کہ دن میں جتنے جتنے بار خصوصی طور پر تیار کئے گئے جوڑے بدلتے رہے جن کی مالیت لاکھوں میں تھی۔ وزیر اعظم ہاوس کے لان میں دونوں سربراہان نے جہل قدمی کے دوران علیحدگی میں بات چیت بھی کی۔

اس پوری ملاقات کے دوران مودی انتہائی باادب کھڑے اوبامہ کی باتیں سنتے دکھائی دیئے۔ صدر اوبامہ بھارتی یوم جمہوریہ کی پریڈ کے دوران اکمال بے نیازی سے چیونگم چباتے رہے۔ جسے بھارتی میڈیا پر خوب خوب زیر بحث لایا گیا حتیٰ کہ مسز مشعل اوبامہ کی بوریٹ کا بھی تذکرہ ہوا جو پوری پریڈ کے دوران ان کے چہرے پر طاری رہی تھی۔ امریکی صدر اوبامہ نے ایٹمی معاہدے، تجارت بڑھانے اور سلامتی کونسل میں مستقل نشست کی حمایت کا اعلان کر کے بھارتیوں کو خوش تو کر دیا لیکن اس کے ساتھ ساتھ کئی نصیحتیں بھی کیں۔ کٹر مذہبی خیالات رکھنے والے بھارتی وزیر اعظم مودی کو مذہبی رواداری کا سبق سکھایا، بڑی طاقت بننے کے نشے کا شکار بھارت کو یہ بھی یاد دلایا کہ بڑا بننے کے لئے پہلے ذمہ دار ملک بنو۔ بھارتی امریکی صدر اوبامہ کے اس اعلان پر بھی ناخوش دکھائی دیتے ہیں کہ انہوں نے تاج محل دیکھنے کی بجائے دورہ مختصر کر کے سعودی عرب جانے کو ترجیح دی۔

صدر اوبامہ کے دورہ سعودی عرب سے اگر ہم اپنے لئے کوئی سبق حاصل کرنا چاہیں تو وہ یہی ہے کہ دنیا صرف اس کی عزت کرتی ہے اور کوئی مقام دیتی ہے کہ جو اپنے ہاں کردار میں مضبوطی اور اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ کرتا ہے۔ اوبامہ کے پاکستان نہ آنے کا رونا رونا ایک عجیب سی بات ہے۔ او بھائی جان! جب ہمارے حکمران صرف ایک فون کال پر پوری کی پوری فائن پالیسی تبدیل کرنے پر تیار بیٹھے ہوں تو کون آپ کو قابل عزت مقام دینے پر تیار ہوگا۔ اپنی اہمیت اور قدر خود بنانا پڑتی ہے۔ جس قوم کا صدر امریکہ سے درخواست کرتا ہو کہ اس کی مدد کریں تاکہ وہ اپنی ہی فوج کو لگام دے سکیں تو کیا اس کو انتظام کرنا چاہیے کہ کسی بڑے ملک کا حکمران انہیں عزت دے گا۔ جب حکمرانوں کی کرپشن کے قسے امریکیوں کو ازبر ہوں گے اور انہیں یقین ہوگا کہ کسی نائب وزیر خارجہ کو

صدر کے ممنون نظر آئیں گے کہ ان سے شاہ عبداللہ کی تعزیت کرنے اور حکمرانی سنبھالنے پر مبارکباد دینے خود اوبامہ ریاض پہنچیں گے۔ اسی تقریب میں ایک اور صورتحال ایسی بھی سامنے آئی کہ جس نے صدر اوبامہ کی اہلیہ مشعل کو پریشان کر دیا۔ ہوا کچھ یوں کہ انہوں نے پورا لباس پہننے کا تو اہتمام کر رکھا تھا لیکن سر پر سکارف نہیں لیا۔ سعودی حکام نے اسے ملکی ثقافتی روایات کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے انہیں جان بوجھ کر نظر انداز کیا اور مسز اوبامہ کے ساتھ ہاتھ تک نہیں ملائے۔ سعودی ذرائع ابلاغ اور سوشل میڈیا پر مشعل اوبامہ کی جانب سے سر نہ ڈھانپنے کو بھی شدید ترین تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔ ایک سعودی ٹی وی چینل نے اس تقریب کی ویڈیو دکھاتے ہوئے مشعل اوبامہ کے چہرے کو دھندلا کر دیا۔ سعودی عرب کے شہریوں کی جانب سے مشعل اوبامہ کی ایسی تصاویر شیئر کی گئیں جن میں انہیں پوپ بینیڈکٹ سے ملاقات کے دوران سر ڈھانپنے دیکھا گیا۔ امریکی صدر کو شاہ سلمان کی یہ حرکت کچھ زیادہ ہی عجیب لگی ہوگی کیونکہ امریکیوں کو اس طرح کے سلوک کی امید نہیں ہوتی۔ اور تو اور صدر اوبامہ بھارت سے سیدھا سعودی عرب پہنچے تھے جہاں کا وزیر اعظم ان کو رام کرنے کے لئے خود چائے تک بناتا رہا۔ مودی امریکی صدر کے استقبال کے لئے تمام تر سفارتی آداب کو بالائے تاج رکھتے ہوئے خود جہاز تک پہنچے اور رسمی مصافحے کی بجائے گلے لگا کر دنیا کو حیران کر دیا۔ اوبامہ کی آمد کے موقع پر پورے بھارت میں ہلچل مچی ہوئی تھی۔ نئی دہلی کے شہریوں کو تو سڑکوں کی بندش اور دیگر مسائل کا سامنا کرنا ہی پڑا اس کے ساتھ ساتھ شہر کے بندر اور گائے تک زیر غائب نظر آئے۔ فضاء کو نو فلابی زون قرار دیا گیا۔ امریکی صدر سے پہلے ان کے سینکڑوں سکیورٹی اہلکار اور سراغ رساں کتے دہلی پہنچے جن کے لئے ایک پورا ہوٹل بک کرایا گیا۔ صدر اوبامہ نے بھارت میں

سعودی عرب کے شاہی محل میں امریکی صدر اوبامہ کی استقبالیہ تقریب کے دوران عین اس وقت اذان کی آواز سنائی دینے لگی جب وہ شاہ سلمان بن عبدالعزیز اور دیگر اعلیٰ سعودی حکام سے مل رہے تھے۔ آذان کی آواز آتے ہی شاہ سلمان اور وہاں موجود تمام سعودی حکام نماز کے لئے روانہ ہو گئے۔ سعودی شاہ سلمان اس قدر لاپرواہی سے امریکی صدر اور ان کے وفد کو اکیلا چھوڑ کر چلے گئے کہ جیسے ان کو ذرہ برابر بھی پروا نہ ہو کہ ان کا مہمان کون ہے۔ ٹی وی چینل پر براہ راست دکھائی جانے والی ویڈیو میں واضح طور پر یہ دیکھا جاسکتا ہے کہ اس دوران امریکی صدر اوبامہ، اہلیہ مشعل اوبامہ اور چند امریکی اہلکار حیران و پریشان کھڑے کے کھڑے رہ گئے۔ پورے ہال میں صرف اوبامہ اور امریکی اہلکار ہی موجود تھے جو سعودی میزبانوں کے آنے تک آپس میں گفتگو کرتے اور انتظار کرتے نظر آئے۔ سپر پاور کے صدر کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے حضور سر سجدہ ہونے چلے جانا ایک منفرد واقعہ ہے جس سے سعودی شاہ سلمان کی شخصیت کا ایک منفرد پہلو سامنے آیا ہے۔ امریکی صدر تو بڑی بات چھوٹے درجے کے عہدیداروں کو بھی دنیا بھر میں دیئے جانے والے پروٹوکول کے تناظر میں یہ شائد عجیب و غریب واقعہ ہے۔ ہمارے ہاں تو ایسے واقعات کا تذکرہ بھی نہیں کرنا چاہیے کیونکہ چشم فلک نے ایسے نظارے بھی دیکھے ہیں کہ جب سپر پاور کے صرف دست راست برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیر کی آمد کے موقع پر فیصل مسجد میں اذان تک نہیں ہونے دی گئی تھی۔ خیر اس کو چھوڑیں۔ امریکی صدر اوبامہ بھارت کا دورہ مختصر کر کے سعودی عرب کے نئے شاہ سلمان بن عبدالعزیز کو ملنے پہنچے تھے۔ عالمی میڈیا کی جانب سے اس دورے کو دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کے حوالے سے اہم ترین قرار دیا جا رہا تھا اور تبصرہ نگاروں کا خیال تھا کہ نئے سعودی شاہ امریکی

و تدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کا بھی عمدہ ذوق رکھتے تھے۔ تصانیف میں ان کی دو کتابیں ”انوار المصباح بجواب رکعات التراويح“ مصنفہ مولانا حبیب الرحمن اعظمی اور دوسری کتاب ”اہل حدیث اور سیاست“ عظیم شاہکار ہیں۔ ان دونوں کتابوں کے مطالعہ سے آپ کے علمی تجربہ ذوق مطالعہ اور وسعت معلومات کا اندازہ ہوتا ہے۔

مولانا ابوالحسن عبید اللہ بن مولانا عبدالسلام مبارکپوری

علمائے فحول میں سے تھے۔ دارالحدیث رحمانیہ دہلی کے شیخ الحدیث تھے۔ حدیث اور متعلقات حدیث پر گہری نظر تھی۔ مولانا عبدالرحمن مبارکپوری صاحب تحفۃ الاحوذی کے مکفوف البصر ہونے سے تحفۃ الاحوذی کی تالیف میں معاون رہے۔ تصنیف میں مشکوٰۃ المصابیح کی شرح ”مرعاة الفاتیح“ ان کی شاہکار تصنیف ہے۔

مولانا صفی الرحمن مبارک پوری

صاحب ”الریح النخوم“ نامور عالم دین، شارح حدیث عربی ادب میں مہارت تامہ رکھنے والے ادیان باطلہ پر عبور رکھنے والے اور عربی وارد کے نامور مصنف تھے۔ تدریس میں ان کو خاص ملکہ حاصل تھا۔ مولانا جب پاکستان تشریف لائے تو راقم ان سے ملا تھا۔ بڑے اخلاق سے پیش آئے تھے۔

بعض اجل علمائے کرام کا مختصر تعارف:

علامہ حسین بن حسن الیمانی

الشیخ الامام، العلامة، المحدث، القاضی، حسین بن محسن الیمانی۔

نواب صدیق حسن خاں

ترجمان القرآن والحدیث، رئیس بھوپال (۱۲۲)

عربی فارسی اور اردو کتابوں کے مصنف

مولانا شمس الحق عظیم آبادی

نامور محدث و محقق، سنن ابی داؤد کی دو شرحیں عالیہ

المقصود اور عون المعبود تالیف فرمائیں۔

حافظ عبدالمنان محمد وزیر آبادی

قال الشیخ شمس الحق الدیابوی عظیم

آبادی لا اعلم احدا فی تلامذۃ السید نذیر

حسین المحدث اکثر تلامذۃ منہ، قد ملا

ذی وقار علمائے کرام

تحریر جناب عبدالرشید عراقی

کاروان علم و ادب

مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری

استاد الاساتذہ مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری رحمہ اللہ کے بارے میں شیخ اکل حضرت میاں سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی فرماتے ہیں:

”میرے درس میں دو عبداللہ آئے، ایک عبداللہ غزنوی اور دوسرے عبداللہ غازی پوری۔“

تدریس ان پر ختم تھی۔ مولانا سید سلیمان ندوی فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی کے حلقہ درس کے بعد سب سے زیادہ شاگردوں کا مجمع حافظ عبداللہ غازی پوری کے حلقہ درس میں دیکھنے میں آیا۔ حافظ غازی پوری سربراہ آردہ فقیہ تھے اور تمام علوم عالیہ و آلیہ میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ علمی تجربہ کے ساتھ زہد و ورع اور تقویٰ و طہارت سے بھی متصف تھے۔ ترک تقلید میں بڑا غلو رکھتے تھے۔ حافظ صاحب کے کتب خانہ میں بڑی نایاب و نادر کتابیں جمع تھیں جو آپ کے انتقال کے بعد آپ کے ورثانے الجامعہ السلفیہ بنارس کو منتقل کر دیں۔

مولانا سلامت اللہ حیراج پوری

بہت بڑے واعظ اور مدرس تھے، ان کی ساری زندگی دین اسلام کی دعوت و تبلیغ اور احکام شرعیہ کی نشر و اشاعت میں گزری۔ ان کی دعوت و تبلیغ سے اعظم گڑھ جونپور اور غازی پور کے اضلاع میں مسلک اہل حدیث کی خوب ترویج ہوئی۔

مولانا محمد عبدالرحمن مبارکپوری

محدث، فقیہ مجتہد، محقق اور مدرس و مصنف تھے۔ جامع الترمذی کی شرح تحفۃ الاحوذی ان ہی کی تصنیف ہے۔ اس شرح سے ان کو برصغیر کے علاوہ عالم اسلام میں شہرت و مقبولیت حاصل ہوئی۔ حدیث اور تعلیقات حدیث پر ان کو عبور کامل تھا۔ تدریس میں آپ کو خاص ملکہ حاصل تھا۔ تصنیف و تالیف کا بھی عمدہ ذوق رکھتے تھے۔

مولانا حبیب الرحمن قاسمی (حنفی) فرماتے ہیں کہ ”مولانا عبدالرحمن محدث مبارکپوری کو اللہ تعالیٰ نے علم و عمل سے بھرپور نوازا تھا۔ دقت نظر، حدت ذہن، ذکاوت طبع اور کثرت مطالعہ کے اوصاف و کمالات نے آپ کو جامع شخصیت بنا دیا تھا، خاص طور سے علم حدیث میں تبحر و امانت کا درجہ رکھتے تھے۔ روایت کے ساتھ درایت کے مالک اور جملہ علوم عالیہ و عالیہ سے یگانہ روزگار تھے۔ قوت حافظہ بھی خدا داد تھی۔ بینائی سے محروم ہو جانے کے بعد بھی درسی کتابوں کی عبارتیں زبانی پڑھا کرتے تھے اور ہر قسم کے فتاویٰ لکھوایا کرتے تھے۔ مولانا اپنی تصانیف میں مجتہدانہ شان رکھتے تھے۔ فقہاء خاص طور سے احناف کے بارے میں نہایت شدید رویہ رکھتے تھے اور بڑی شد و مد سے ان کا رد کرتے تھے۔ مگر یہ معاملہ صرف تصنیف تک محدود تھا جو سراسر علمی و تحقیقی تھا۔“ (ذکر علمائے اعظم، ص ۱۳۵)

مولانا عبدالسلام مبارکپوری

مشہور علمائے اسلام میں سے تھے۔ ان کی ساری زندگی درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں گزی۔ تکمیل تعلیم کے بعد صادق پور پنشن مؤ گونڈھ میں تدریسی خدمات انجام دیں۔ آخری عمر میں دارالحدیث رحمانیہ دہلی تشریف لائے اور زندگی کے آخری ایام تک اس مدرسہ میں تدریس فرمائی۔ مولانا عبدالسلام بلند پایہ محقق، مدرس اور مؤرخ تھے۔ تصنیف میں ان کی عظیم شاہکار امام المحدثین، امیر المؤمنین فی الحدیث امام محمد بن اسماعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) کی سوانح حیات بنام ”سیرت البخاری“ ہے۔

مولانا نذیر احمد رحمانی دہلوی

بلند پایہ مدرس اور علمائے فحول میں سے تھے۔ درس

پنجاب بتلامذتہ

علامہ شمس الحق ڈیانوی عظیم آبادی فرماتے ہیں:
”میں نے میاں نذیر حسین محدث دہلوی کے شاگردوں میں سے کسی کے شاگرد اُن سے زیادہ نہیں دیکھے۔ آپ نے پنجاب کو شاگردوں سے بھر دیا۔“ (نزہۃ الخواطر: ۳۱۲/۸)

مولانا محمد بشیر سہوانی

بلند پایہ عالم مدرس مناظر مصنف اور محقق

مولانا ابوسعید محمد حسین بناوئی

بلند پایہ عالم دین صحافی مصنف سرخیل اہل حدیث قادیانی فتنہ کے خلاف سب سے اول میدانِ عمل میں آنے والے اور برصغیر پاک و ہند کے تمام فقہی مسالک کے دوسو علمائے کرام سے فتویٰ حاصل کر کے شائع کیا کہ ”مرزا غلام احمد قادیانی کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔“

مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری

دیوان سنگھ نے اپنی کتاب ناقابل فراموش میں لکھا ہے کہ اگر انسانوں میں کوئی فرشتہ دیکھنا ہے کہ وہ قاضی سلیمان منصور پوری کو دیکھ لے۔

مولانا ابوالقاسم سیف بنارس

مناظر اسلام بلند پایہ مدرس و مصنف حدیث نبوی ﷺ کی حمایت و نصرت اور حفاظت و مدافعت میں سرگرم اور مسلک اہل حدیث کی تائید و حمایت میں شب و روز مصروف۔

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری

شیخ الاسلام حجت الاسلام و المسلمین فاتح قادیان امام المناظرین شیر پنجاب سردار اہل حدیث صاحب تصانیف کثیرہ مفسر قرآن مفتی اہل حدیث ناظم اعلیٰ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس انجمن اہل حدیث پنجاب رکن اساسی ندوۃ العلماء و جمعیت العلماء ہند و مجلس خلافت۔
فتنہ قادیانیت کی تردید میں مولانا ظفر علی خاں فرماتے ہیں کہ

خدا سمجھائے اس ظالم ثناء اللہ کو جس نے نہ چھوڑا قبر میں بھی قادیانیت کے بانی کو

مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

امام العصر مفسر قرآن بلند پایہ خطیب و مقرر مناظر اسلام صاحب تصانیف کثیرہ تحریک پاکستان کے اکابرین میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ بڑے صاحب جلال عالم دین تھے۔

حافظ نذیر احمد خان دہلوی

مترجم قرآن مجید اردو ادب کے نامور ادیب اور متعدد مذہبی تاریخی اور ادبی کتابوں کے مصنف۔

مولانا ابوالکلام آزاد

مولانا شبلی سے متاثر سرسید احمد خاں کے افکار و نظریات کے سخت مخالف احیائے مشرقیت کی تحریک کے بہت بڑے علمبردار عظیم منفرد شخصیت تحریک آزادی کے میر کارواں بلند پایہ ادیب نقاد مدبر مفکر محقق و مورخ مصنف خطیب و مقرر اور عبقری تھے۔ علوم اسلامیہ کے بحر عالم اور مجتہد۔ مولانا ظفر علی خاں فرماتے ہیں۔

جہاں اجتہاد میں سلف کی راہ گم ہو گئی

ہے تجھ کو اس میں جستجو تو پوچھ ابوالکلام سے

نثر نگاری میں اعلیٰ و ارفع حسرت موہانی فرماتے ہیں۔

جب سے دیکھی ابوالکلام کی نثر

نظم حسرت میں کچھ مزا نہ رہا

اور خطابت میں منفرد حیثیت کے حامل۔ بہ قول

مولانا حسرت موہانی۔

سب ہو گئے خاموش بس ایک حسرت

گویا ہیں ابوالکلام آزاد

سیاست میں ان کی خدمات کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ اول تا آخر آل انڈیا کانگریس سے وابستہ رہے اور ۵ سال تک کانگریس کے منتخب صدر رہے۔

مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجپانی

بلند پایہ مدرس اور سنن نسائی کے شارح اسماء الرجال میں لیگانہ روزگار صحافت میں اعلیٰ و ارفع وسیع المطالعہ اور جمع کتب میں ان کا کوئی ہم پایہ اہل حدیث جماعت میں نہیں ملتا۔ تدریس میں باکمال اور تصنیف و تالیف میں بھی جامع الکمال درویش صفت عالم دین۔

مولانا محمد علی جانپاز

بلند پایہ مدرس و مصنف وسیع المطالعہ جمع کتب میں بھی امتیازی حیثیت کے مالک علوم اسلامیہ میں لیگانہ روزگار حدیث متعلقات حدیث اور اسماء الرجال میں

جامع الکمال سنن ابن ماجہ کی ۱۲ جلدوں میں شرح ”انجاز الحاجہ“ (عربی) ان کا عظیم شاہکار ہے۔

شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی

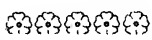
عظیم مدرس و مصنف خطیب و مقرر دانشور و ادیب صاحب فہم و بصیرت مفکر و مدبر بلند پایہ سیاسی رہنما حدیث نبوی ﷺ سے بہت زیادہ شغف رکھنے والے اور حدیث کے بارے میں معمولی سی مدامت بھی برداشت نہیں کرتے تھے۔

مولانا سلفی کی تمام تصانیف حدیث نبوی ﷺ کی حفاظت و مدافعت حمایت و نصرت اور تائید میں ہیں۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ اور بعد میں امیر بھی رہے۔

علامہ احسان الہی ظہیر

فاضل السنۃ الشرعیہ اور مدینہ یونیورسٹی کے چوٹی کے طلباء میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ عربی اردو اور انگریزی کے بلند پایہ مصنف جامع الصفات و جامع الکملات نامور خطیب اور مقرر ملکی سیاست میں ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ جمعیت اہل حدیث کے ناظم اعلیٰ علم و فضل میں لیگانہ روزگار عالم اسلام کی منفرد شخصیت مسلک اہل حدیث میں بہت زیادہ متشدد اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ علامہ احسان الہی کی شخصیت بڑی متنوع کثیر الحجۃ اور ہمہ گیر تھی۔ وہ ایک عظیم المرتبت عالم مورخ ادیب خطیب و مقرر اور مفکر و مدبر و دانشور نقاد صاحب فہم و بصیرت اور سیاستدان تھے۔



ماہانہ اجلاس

مرکزی جمعیت اہل حدیث حلقہ تھانہ خٹکے عالی کی کابینہ تشکیل دینے کے بعد پہلا ماہانہ اجلاس 25 جنوری بروز اتوار بعد نماز ظہر جامع مسجد محمدی اہل حدیث بھرائیاں میں امیر حلقہ مولانا سید محمد بلال طاہر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ علامہ اعجاز احمد رحمانی اور قاری عبدالرزاق ربانی نے وقت کی پابندی اور بیت المال کے حوالے سے گفتگو کی۔ بعد میں امیر حلقہ نے شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز قاری محمد الیاس قمری والدہ اور عبدالرزاق کی بیٹی کے لیے مغفرت اور بلندی درجات کی دعا کی۔ سید محمد اسحاق یوسف نے پر تکلف ظہرانے کا اہتمام کیا۔

مخائب: قاری محمد نعیم احمد ناظم حلقہ تھانہ خٹکے عالی۔ گوجرانوالہ

تحریر

جناب ڈاکٹر
عبدالغفار رندھاوا

توہین آمیز خاکے اور عالم اسلام کا رد عمل

ملعون کی موت کا فتویٰ جاری کیا گیا تھا جو آج تک بزدلوں کی طرح چپ چاپ کر زندگی گزار رہا ہے۔ مسلمان قوم کے نزدیک ذلت کی زندگی سے موت عزیز تر ہے اور نیک مقاصد کے لیے جان دینا شہادت اور عظمت ہے۔

عامر چیمہ کی قربانی نے یہ ثابت کیا کہ مسلمان اپنے نبی ﷺ کی خاطر مرنے کو اپنے لیے سعادت سمجھتے ہیں مسلمان سب کچھ برداشت کر سکتا ہے لیکن نبی اکرم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی برداشت نہیں کر سکتا۔ نبی اکرم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا واجب القتل ہے۔ تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ خود نبی اکرم ﷺ نے رحمۃ للعالمین ہونے کے باوجود اپنے گستاخوں کو معاف نہ کیا، فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ نے عام معافی کا اعلان کر دیا، جو ابوسفیان کے گھر داخل ہو جائے اس کے لیے معافی ہے۔ جو کعبۃ اللہ میں داخل ہو جائے اس کے لیے بھی معافی ہے، جو اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے اس کے لیے بھی معافی ہے۔ مگر وہ چند عورتیں جو آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کر رہی تھیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر وہ کعبۃ اللہ کے پردوں کے پیچھے بھی چھپی پائی جائیں تو وہاں بھی انہیں قتل کر دو۔“

یہ کھلی سی بات ہے کہ گستاخ رسول ﷺ کی سزا قتل ہے۔ اس کے باوجود مغربی ممالک کے اخبارات کو توہین آمیز خاکے شائع کرنے کی جرأت کیوں ہوئی؟ کیا انہوں نے سوچ رکھا ہے کہ مسلمان اپنے نبی ﷺ کے نام پر گھٹیا خاکوں کی اشاعت پر برداشت سے کام لیں گے؟ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا، پوری دنیا کے مسلمان کن کنھن حالات سے گزر رہے ہیں اس کا ادراک ہر شخص کو ہو چکا ہے جس غیظ و غضب کا مظاہرہ پوری دنیا میں دیکھ رہے ہیں۔ توہین آمیز خاکوں کی اشاعت عالم اسلام کے خلاف 9/11 کی طرح سوچی سمجھی سازش ہے تاکہ مسلمانوں کو دہشت گرد اور انتہا پسند قرار دے کر ان کے خلاف کوئی بھی جواز بنایا جاسکے لیکن ایسا نہیں ہوگا، کیونکہ مسلمان امت ایک بار متحد ہو چکی ہے۔ اگر مسلم ممالک کے حکمران اللہ تعالیٰ کے حبیب حضرت محمد ﷺ کی ناموس کے تحفظ کے لیے اٹھ کھڑے ہوں تو ان بے شرموں کو ایسی جسارت نہ ہو۔

فرانسیسی جریدے نے نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس کے بارے میں گستاخانہ اور توہین آمیز خاکے بنا کر

اڑتالیس لاکھ اسی ہزار سات سو نوے مربع کا علاقہ ہے۔ یہ وہ قوم ہے جس کے پاس دنیا کا ستر فیصد تیل ہے۔ یہ وہ قوم ہے جو سونا، کوئلہ، قدرتی گیس کے ذخائر سے مالا مال ہے۔ یہ وہ قوم ہے جو دنیا کی تمام بڑی آبی گزرگاہوں کی مالک ہے۔ یہ وہ قوم ہے جو دنیا کے ساتوں براعظموں میں موجود ہے۔ یہ وہ قوم ہے جس کے پاس تمام قدرتی وسائل نہ بھی ہوتے تو لا الہ کی طاقت ہی کافی ہے۔ اس قوم کا ماضی اس بات کا آئینہ دار ہے کہ کئی بار اس قوم نے صرف اس کلمے کی بدولت عرب و عجم کو سرنگوں کیا، بیک وقت تین براعظموں میں حکومت کی۔ یہ مسلمان قوم ہی ہے جو عوامی سطح پر ایک ہی قوم ہے۔ کشمیر ہو یا افغانستان، بوسنیا ہو یا فلسطین، سونامی کا طوفان ہو یا ۸ اکتوبر کا دل ہلا دینے والا زلزلہ، اس قوم نے جسد واحد ہونے کا کردار ادا کیا۔ یہ زندہ جاوید قوم اپنے نبی ﷺ کے اشاروں پر مرثٹ جانے والی، اپنے نبی ﷺ کی محبت کو دین و ایمان سمجھنے والی قوم اپنے پیرومرشد کے نام پر گھٹیا خاکوں کی اشاعت پر کیسے؟ کس طرح؟ برداشت سے کام لے سکتی ہے؟ لگتا ہے کارٹون شائع کرنے والے فرد کو تاریخ کا مطالعہ نہیں ورنہ اس کو بخوبی علم ہوتا کہ اس نے کس قوم کی غیرت کو لٹا کر ہے۔ ایک ہندو راج پال نے رسول کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کی تھی تو ایک مزدور نوجوان اس پر کس طرح ٹوٹ پڑا تھا۔ موت سے نہ ڈرنے والے کا نام آج بھی ”غازی علم دین شہید“ کی صورت مسلمانوں کے دلوں میں زندہ ہے۔

۱۹۸۸ء میں سلمان رشدی کا انگریزی ناول (Sait Nic Verses) شائع ہوا جس میں اسلام قرآن اور رسول اکرم ﷺ کا انتہائی بے ہودہ و اہیات اور گستاخانہ انداز میں مضحکہ اڑایا گیا تھا۔ اس ناول کے خلاف مسلمانوں میں شدید ترین رد عمل فطری بات تھی اور رشدی

آج کل جمہوریت کا دور ہے اور ہر ملک جمہوریت کا دعویدار ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ہر آدمی کو اظہار خیال کرنے اور مافی الضمیر بیان کرنے کا حق حاصل ہے۔ لیکن دینی رہنماؤں، انبیاء کرام اور اللہ کی طرف سے معمور کیے ہوئے پیغمبروں پر تنقید کرنا، ان کا مذاق اڑانا، یہ نہ تو جمہوریت ہے اور نہ جمہوریت کے زمرے میں آتا ہے۔

جمہوریت کا دعویٰ کرنے والوں نے دنیا میں تقریباً ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے جذبات کو کس طرح مجروح کیا؟..... افسوس صد افسوس..... غور کیجیے کہ کیا دینی رہنماؤں اور انبیاء کرام کی تضحیک کرنے سے کسی قوم یا کسی فرد کی خدمت کا کوئی پہلو نکلتا ہے؟..... نہیں ہرگز نہیں..... کسی بھی نبی کا پیروکار ان کے ارشادات کی غلط توضیح یا تشریح کر کے کوئی گستاخانہ اقدام کرتا ہے وہ صریحاً گنہگار ہے۔ اگر کسی بھی نبی کی امت کا کوئی شخص غلط کام کرتا ہے جس سے بنی نوع انسان کو پریشانی، دکھ یا صدمہ ہوتا ہو تو وہ اس شخص کا ذاتی فعل ہے کسی بھی نبی کی توہین کرنا کسی طرح جائز اور برحق نہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک بین الاقوامی سازش ہے اس کا نتیجہ مذاہب کے درمیان تصادم کو جنم دینا ہے جو کسی بھی فرد یا ملک کے لیے فائدہ مند نہیں۔ جس ملک یا جس شخص نے یہ جسارت کی ہے اس نے مذاہب کے درمیان تصادم کی فضا کو ہوا دی ہے۔ آج کل پوری اسلامی دنیا سخت غم و غصے کی صورت حال سے دوچار ہے کیونکہ توہین رسالت ﷺ پر مبنی اشاعت نے پوری مسلم اُمد کو حالت اضطراب میں مبتلا کر دیا ہے۔ ایک مسلمان عملی اعتبار سے اسلام پر عمل نہ بھی کرے تو وہ اپنے محبوب رسول اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کر سکتا، کوئی بھی قوم اپنے مذہبی جذبات کی توہین برداشت نہیں کر سکتی تو پھر یہ مسلمان قوم دنیا کی سب سے طاقتور قوم ہے یہ وہ قوم ہے جس کے پاس دنیا کا تین کروڑ

یادِ رنگان

خادمہ دین متین ام سعد رحمہا اللہ

تحریر: جناب عبدالمنان شورش

دور کرنے میں مفرد کردار ادا کرتی رہیں۔ بلکہ اس علاقے کی محرمیوں کے ازالہ کے لیے جب حضرت حافظ صاحب سیاسی میدان میں نکلے تو وہ دائیں بازو کا کردار ادا کرتی رہیں اور خواتین کے شعبہ کو انتہائی تندہی سے سنبھالا۔

آپ کا شمار ملک کی نامور مبلغات میں تھا۔ علاقہ بھر میں دعوتی میدان میں آپ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ انہوں نے ادارہ کی فاضلات اور معلومات پر مشتمل دعوتی ٹیم تیار کی اور بستی بستی قریہ قریہ دعوتی سرگرمیوں میں مصروف عمل رہیں۔ متعدد خواتین کو اللہ نے آپ کی دعوت سے مسلک عمل بالحدیث سے وابستگی بخشی۔

کہا جاتا ہے کہ ہر کامیاب مرد کے پیچھے کسی خاتون کا ہاتھ ہوتا ہے۔ تو ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب رحمہ اللہ کی پر خلوص کامیابی میں اماں جان ام سعد کی لا زوال وفاؤں، محنتوں اور پر خلوص جذبات کا وافر حصہ شامل ہے۔

جب تک قدرت کو منظور تھا وہ دین متین کی خادمہ کی طرح زندگی گزارتی رہیں۔ زندگی کے اواخر میں شوگر کے مرض میں مبتلا ہو گئیں۔ بعد میں جگر کی تکلیف لاحق ہوئی اور ایک لمبا عرصہ پاکستان میں علاج ہوتا رہا۔ بعد میں جگر کی پیوند کاری کے لیے چائے تشریف لے گئیں۔ اللہ نے شفا بخشی لیکن کچھ عرصہ کے بعد دوبارہ علیل ہو گئیں۔ اور علاج کی غرض سے دوبارہ چائے چلی گئیں لیکن قدرت کا فیصلہ اٹل ہے۔ آپ 25 جنوری 2015ء کو داعی اجل کو لبیک کہہ گئیں۔ چائے کے شہر شگھائی کے مسلم اکثریتی علاقے میں سپرد خاک ہوئیں۔ 28 جنوری کو دن ایک بجے آپ کا غائبانہ نماز جنازہ 106 راوی روڈ لاہور میں ادا کیا گیا۔ جبکہ ذریعہ غازیخان میں 28 جنوری 2015ء کو سہ پہر تین بجے حضرت مولانا محمد ابراہیم بھٹی نے پڑھایا۔ ملک کے طول و عرض سے سیاسی، سماجی اور مذہبی شخصیات نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

حدیث کے مطابق جس مسلمان کے جنازہ میں تین صف مسلمان دعا مغفرت کریں تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔ اللہ آپ کی لمبی علالت اور جنازے میں ہزاروں افراد کی شرکت کو مغفرت کا سبب بنا دے اور آپ کی دینی خدمات کو قبول فرما جائے۔

کہنا بجا ہے کہ۔۔۔ حدیث 196 راوی روڈ لاہور

0321-6487892 - 0300-4478611

042-37720257 - 055-4443265

weeklyahlehadith@yahoo.com

معاملات ام سعد نے ہی سنبھالے۔ اس دوران انہوں نے یہ ثابت کر دیا کہ وہ ایک بہترین منتظمہ ہیں۔ ادارتی معاملات کے ساتھ ساتھ تدریس کا فریضہ بھی سرانجام دیتی رہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت ملک کے طول و عرض میں ان کی بے شمار تلامذہ خدمت دین میں مصروف ہیں۔

ابتدا میں ذریعہ غازیخان کے علاقہ میں لڑکیوں کا ادارہ چلانا قطعاً آسان نہ تھا۔ جہالت کا غلبہ اس قدر تھا کہ بچیوں کو تعلیم دلوانے کے لیے گھر سے باہر نکالنا غیرت کے منافی سمجھا جاتا تھا۔ موصوفہ نے اس سوچ کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ گھر گھر جا کر والدین کو بچیوں کی دینی تعلیم کے لئے آمادہ کرتیں۔ ”نفر ٹوٹا خدا خدا کر کے“ بالآخر جہد مسلسل، خلوص نیت رنگ لائی رنگ لائی اور یہ کلیہ اس وقت ایک ادارہ نہیں بلکہ بفضل اللہ تحریک کی شکل اختیار کر چکا ہے۔

چونیاں تیری ثریا سے ہیں سرگرم سخن تو زمین پر ہے اور پہنائے فلک تیرا وطن ہم نے انہیں علم و علماء کا انتہائی قدر دان پایا۔ ہمارے استاد محترم مولانا اللہ یار خان صاحب نائب شیخ الحدیث دار الحدیث محمدیہ جلال پور پیر والا کا شمار بھی آپ کے اساتذہ میں ہوتا تھا۔ چند سال تک تسلسل سے ادارہ میں دورہ تفسیر ہوتا رہا استاد محترم تشریف لاتے رہے۔ اماں جان ام سعد بھی آپ سے کسب فیض کرتی رہیں اور آپ کی خوب خدمت کرتیں۔ کھانے میں ہمیشہ شیخ کے مزاج کا خیال رکھتیں۔ مجھے یاد ہے کہ جب استاد صاحب کی اہلیہ محترمہ کا انتقال ہوا تو ام سعد بھی علیل تھیں۔ لیکن علالت کے باوجود ذریعہ غازیخان سے جلال پور تک کا لمبا سفر طے کیا اور تعزیت کے لئے تشریف لے گئیں۔ جزاھا اللہ

الغرض ہمہ جہت شخصیت تھیں۔ حد درجہ ہمدرد، جرأت مند، علم دوست، مادی لاشوں سے پاک شخصیت تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں مالی طور پر خوب نوازہ تھا۔ لیکن انہوں نے سادگی کا دامن کبھی نہیں چھوڑا۔ اتفاقاً فی سبیل اللہ میں اپنی مثال آپ تھیں۔ ذریعہ غازیخان، 03

حضرت انسان کا وجود مستعار ہے۔ بچپن، جوانی، بڑھاپا کے تمام مدارج ہر ایک دیکھے لازم نہیں۔ بڑھاپے تک اگر پہنچ بھی جائے تو [ونسلمہ المنون الی انقطاع] موت سے مفر نہیں۔ انسان کو موت تو ہر حال میں آتی ہی ہے کمال یہ ہے کہ موت تو آجائے لیکن اس کا مشن زندہ رہے، اس کا کام تابندہ رہے اور اس کے کارنامے پائندہ رہیں۔ ہماری اماں جان ام سعد کا شمار بھی چند ایک ایسی عبقری شخصیات میں ہوتا ہے۔

بلاشبہ رضائے الہی کے مطابق زندگی بسر کرنے والوں کی کیفیات کی اپنی مخصوص شان ہوتی ہے۔ وہ فنا نہیں بلکہ مرکز بھی زندہ و جاوید بن جاتے ہیں۔ بقول اقبال۔

نشان مرد مومن با تو گویم
چو مرگ آید قسم بر لب اوست

سرزمین ذریعہ غازیخان ہو یا ادارہ کلیۃ البنات، ان کے اصلی نام سے چند ایک لوگ ہی واقف ہیں۔ سب انہیں ”باجی جان“ کے نام سے ہی جانتے اور پہچانتے ہیں تھے۔ میں سوچتا رہتا تھا کہ آخر ماں کی ماتا جیسی محبت اور خلوص کی حامل اس شخصیت کو سب باجی ہی کیوں کہتے ہیں۔ شاید اس لیے کہ انہوں نے ہمیشہ ماں جیسا خلوص تو برتا لیکن کبھی بحیثیت ماں اپنے حقوق کا مطالبہ نہ کیا بلکہ ہمیشہ ھان اجوی الا علی اللہ کو مقصد حیات بنائے رکھا۔ آپ غالباً 1967ء میں ضلع شیخوپورہ میں ایک دین دار شخصیت فضل خان کے گھر پیدا ہوئیں۔ ابتدائی تعلیم اپنے ہی گھر میں حاصل کی۔ بعد ازاں گورنر انوالہ میں جامعہ تعلیم القرآن والحدیث للبنات میں داخل ہو گئیں۔ اپنی فطری ذہانت اور خدا داد صلاحیت کے بل بوتے پر اپنے اساتذہ سے خوب کسب فیض کیا۔ عمر میں ڈاکٹر حافظ عبد الکریم ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے عقد میں آ گئیں۔ 1987ء میں جب ڈاکٹر حافظ عبد الکریم صاحب حفظہ اللہ نے اپنی اس وفادار اہلیہ کی رفاقت میں ادارہ کلیۃ البنات کا آغاز کیا تو ادارہ کے تمام داخلی

اخبار الجماعۃ

مجلس علماء اہلحدیث فیصل آباد کا اہم اجلاس

29 جنوری جمعرات بعد نماز ظہر الجامعہ السلفیہ فیصل آباد میں مجلس علماء اہلحدیث کا اہم اجلاس ہوا جس کی صدارت شیخ الحدیث مولانا عبدالعزیز علوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی۔ اجلاس میں حالیہ اکیسویں ترمیم کے حوالے سے مدارس دینیہ کے تحفظات زیر بحث آئے۔ مدارس قرآن و سنت کی تعلیمات کی دانشگاهیں اور دفاع اسلام کا اہم فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

مدارس اہلحدیث کا ماضی بے داغ ہے ان میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کو اعتدال پسندی کی کارروائیوں میں ملوث نہ رہے ہیں۔ اس لئے اگر تمام مدارس کو ایک ہی لائحہ سے ہانکا گیا تو لازمی طور پر معاشرے میں اضطراب پیدا ہوگا۔

تحفظات مدارس کے سلسلہ میں قائد محترم علامہ ساجد میر حفظہ اللہ کے پالیسی بیان کو سراہا گیا۔ یہ بر موقعت قومی اور ملکی امنگوں کا ترجمان ہے کہ دہشت گردی کو صرف مذہب اور فرقہ تک محدود نہ کیا جائے۔ لسانیت اور علاقائیت کے نام پر ہتھیار اٹھانے والے 21 ویں ترمیم کی منظوری سے خوش ہیں۔ دینی مدارس، مساجد اور اداروں کو نئی ترمیم کے ذریعہ گلچین ڈالنے کی پالیسی سے ملک میں ایک نئی قسم کی لڑائی شروع ہو جائے گی۔ تاہم اجلاس میں مندرجہ ذیل فیصلے ہوئے۔

محقق انصر مولانا ارشاد الحق اثری رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ الحدیث حافظ محمد شریف ناظم الترویج کی زیر نگرانی مدارس سلفیہ میں سمینار ز اور ورکشاپس کا اہتمام کیا جائے۔ جس میں طلبہ کو حالات حاضرہ سے آگاہ کیا جائے۔ عالم اسلام کی عظیم شخصیت خادم الحرمین الشریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کی وفات ملت اسلامیہ کے لیے عظیم سانحہ ہے دعا ہے اللہ ان کی خدمات جلیلہ کو شرف قبولیت سے نوازے۔

مرکزی جمعیت اہلحدیث کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ایم۔ این۔ اے کی اہلیہ محترمہ اور قاری عبدالرحیم زاہد کی وفات پر اظہار تعزیت کیا گیا۔ دعا ہے کہ اللہ مرحومین کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل اور مرحومین کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے آمین۔

رپورٹ: ڈاکٹر پروفیسر حافظ سعید احمد چنیوٹی

خادم مجلس علماء اہلحدیث فیصل آباد

دعوت تاجدار انبیاء کا نفرین

مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع گجرات کے زیر اہتمام 19 ویں سالانہ دعوت تاجدار انبیاء کا نفرین 22 فروری 2015ء

بروز اتوار بعد نماز عشاء بمقام مرکزی جامع مسجد صدیقیہ اہلحدیث نزد ریلوے پھانک سرگودھا روڈ گجرات میں زیر صدارت چوہدری بشیر احمد امیر شہر گجرات، مقررین شیر پنجاب حضرت مولانا منظور احمد، حضرت مولانا قاری محمد حنیف ربانی، مناظر اسلام مولانا عبداللہ ثار، مہمانان خصوصی حضرت مولانا حافظ طارق محمود یزدانی امیر ضلع گجرات و حضرت مولانا عبدالواحد سلفی ناظم ضلع گجرات۔

الداعی الی الخیر: نجمن مرکزی جامع مسجد صدیقیہ اہلحدیث والہندیت یوتھ فورس گجرات

خطبہ جمعۃ المبارک

دارالعلوم رحمانیہ اڈالاریاں منڈی فاروق آباد میں 30 جنوری 2015ء کا خطبہ جمعۃ المبارک حضرت مولانا ضیاء اللہ مدنی صاحب (مکہ مکرمہ) نے ارشاد فرمایا۔ آپ نے حرمت رسول اور حرمت مکہ و مدینہ کے عنوان پر بڑی ہی مفصل اور مدلل گفتگو فرمائی جس کو سامعین کرام نے بہت پسند فرمایا۔ خطبہ جمعۃ المبارک سننے کے لیے فاروق آباد کے گرد و نواح سے کثیر تعداد میں لوگ تشریف لائے اور مولانا کے خطاب سے خوب محفوظ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ مولانا کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے اور انہیں مزید خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین!

منجانب: صاحبزادہ شامد محمود سعیدی، خادم دارالعلوم رحمانیہ اڈالاریاں فاروق آباد ضلع شیخوپورہ 0333-4278240

سعودی عرب کے لیے روانگی

شیخ حافظ محمد ظفر اللہ امیر ضلع ساہیوال، مدیر سناہل ایجوکیشن و ادھتھانہ ضلع ساہیوال 4 فروری بدھ کی صبح عمرہ کی ادائیگی کے لیے سعودی عرب روانہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے سفر میں آسانیاں پیدا فرمائے۔ بیت اللہ کی حاضری کو شرف قبولیت سے نوازے اور خیریت سے واپس گھولائے۔

منجانب: حافظ محمد یوسف گوہر محمد شفیق چیچہ وطنی

عمرہ کے لیے روانگی

مولانا عطاء الرحمن حقانی ناظم دفتر A.Y.F پاکستان 106 راوی روڈ لاہور 10 فروری کو عمرہ کے لیے سعودی عرب روانہ ہو گئے۔ ان کا قیام تقریباً 3 ہفتے رہے گا اور وہ 5 مارچ واپس وطن لوٹیں گے۔ ان کی عدم موجودگی میں دفتری امور کے لیے انعام الرحمن سے حقانی صاحب کے نمبر پر ہی رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

منجانب: عبدالرحیم قریشی

قاری عبدالمنان طور کی مرکز اہلحدیث آمد

گزشتہ دنوں مرکزی جمعیت اہلحدیث کویت کے رہنما قاری عبدالمنان طور صوبائی نائب ناظم مولانا ابوالحشام امیر حمزہ حماد طور کے ہمراہ مرکز اہلحدیث 106 راوی روڈ لاہور تشریف لائے اور مرکز و پیغام ٹی وی کا وزٹ کیا۔ حافظ بابر فاروق رحیمی ناظم دفتر مرکزی سیکرٹریٹ اور راقم الحروف نے ان کا استقبال کیا اور جماعتی کارکردگی کے حوالے سے ان سے گفتگو کی۔ بعد ازاں مہمانوں نے پیغام ٹی وی کا دورہ کیا جہاں حافظ محمد ندیم پیغام ٹی وی نے مقاصد و شریات کے بارے میں ان کو بریف کیا۔ قاری عبدالمنان طور نے مرکزی جمعیت اہلحدیث کی مسلک اہلحدیث کی اشاعت، سیاسی و فلاحی کارکردگی اور پیغام ٹی وی کے اجراء پر سینئر پروفیسر ساجد میر، ناظم اعلیٰ الشیخ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے جماعت کے ساتھ دوسرے سخیے اپنے تعاون کا یقین دلایا۔

منجانب: عبدالرحیم قریشی، ناظم دفتر مرکزی جمعیت پنجاب

سیرت النبی ﷺ کا نفرین

اہلحدیث یوتھ فورس و مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل بھوانہ ضلع چنیوٹ کے زیر انتظام 13 جنوری 2015ء کو مرکزی جامع مسجد محمدی اہلحدیث محلہ ارشاد والا میں سیرت النبی ﷺ کا نفرین کا انعقاد کیا گیا جس میں مقامی علماء کرام کے علاوہ حضرت مولانا قاری محمد نواز چیمہ (گوجرانوالہ) قاری سیف اللہ خالد ملتانی اور حضرت مولانا محمد سرفراز صاحب نے سیرت النبی ﷺ پر مدلل خطابات فرمائے۔

رپورٹ: اعجاز احمد فوجی۔ ناظم شعبہ نشر و اشاعت AYF تحصیل بھوانہ ضلع چنیوٹ

شان مصطفیٰ ﷺ پر ریلی

23 جنوری کے چھ کے بعد عظیم الشان "شان مصطفیٰ" ریلی مرکزی جمعیت اہل حدیث میانوالی کے زیر اہتمام زیر امارت مولانا شفیق اللہ سلفی زیر نظامت پروفیسر محمد خالد صاحب دو مقامات سے عظیم الشان ریلی نکالی گئی جو مشہور جہاز چوک پر اختتام پذیر ہوئی۔ ضلعی مرکزی جمعیت اہلحدیث کی یہ بڑی ریلی تھی جس میں احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

ضرورت مدرس

ایک مستند قاری جو شعبہ حفظ القرآن و ناظرہ پڑھانے کا ماہر ہو۔ شادی شدہ ہو اور عمر 30 سال سے کم نہ ہو۔ جنوبی پنجاب کے قراء رابطہ کریں۔ رہائش اور معقول تنخواہ دی جائے گی۔ آنے سے پہلے فون پر رابطہ کریں۔

رابطہ: غلام نبی محمدی آف داجل 0333-8705937

غائبانہ نماز جنازہ

✽ سعودی عرب کے فرمانروا ملک عبداللہ کی وفات کی خبر پوری دنیا میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ حافظ عبدالغفار حسن امیر ضلع یہ نے خطبہ جمعہ میں ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی غائبانہ نماز جنازہ بھی ادا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری لغزشوں کو درگزر فرمائے اور ان کی مسامیٰ جمیل قبول فرمائے۔ آمین!

منجانب: حافظ محمد اشتیاق ناظم نشر و اشاعت، ضلع یہ

اظہار تعزیت

✽ 29/1/2015 کو جامعہ تعلیم القرآن والحدیث کوئلہ محمد ظریف خان شورکوٹ سٹی میں ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت سیف الرحمن خان یوسفزئی ناظم جامعہ نے کی اجلاس میں ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت الہمدیہ پاکستان کی اہلیہ محترمہ اور قاری عبدالرحیم زاہد آف کمالیہ کے انتقال پر دعاء مغفرت اور اظہار تعزیت کیا۔ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

منجانب: قاری محمد حمزہ کی پرنسپل جامعہ ہذا

0333-7682635

اظہار تعزیت

✽ 27 جنوری 2015ء کو جامعہ فاروقیہ اہل حدیث وزیر آباد کا ایک ہنگامی اجلاس علامہ محمد یعقوب سیالکوٹی کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کی اہلیہ مرحومہ اور ممتاز عالم دین مولانا عبدالرحیم زاہد کے لیے مغفرت کی خصوصی دعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین! شریک غم: حاجی شفیق کھوکھر ناظم جامعہ فاروقیہ الہمدیہ وزیر آباد

”الاسلام“ ڈائری 2015

الحمد للہ ”الاسلام“ ڈائری 2015ء کی ترسیل شروع ہو چکی ہے۔ احباب جماعت اپنے آرڈرز جلد بھجوادیں۔ گزشتہ شمارہ میں ڈائری کے اشتہار میں 2015ء کی بجائے 2014ء چھپ گیا تھا ادارہ اس پر معذرت خواہ ہے۔ ڈائری کی عام قیمت -/350 روپے ”الہمدیہ“ کے معاونین کیلئے -/300 روپے

نوٹ: ڈائری وی بی نہیں کی جائے گی۔ رقم آرڈر کے ساتھ ارسال فرمائیں۔ شکریہ!

رابطہ: ادارہ ”الاسلام“ ڈائری

دفتر ہفت روزہ ”الہمدیہ“ 108 راوی روڈ لاہور

0321-6487892 - 0300-4478611

042-37720257 - 055-4443265

weeklyahlehadith@yahoo.com

کہا پوری اسلامی دنیا کو یہ مطالبہ کرنا چاہیے کہ جن کے میڈیا نے توہین رسالت کی ہے ان مجرموں کو گرفتار کر کے ان کو کڑی سے کڑی سزا دی جائے تاکہ آئندہ کے لیے کسی کو نبی اکرم ﷺ کی توہین کرنے کی جسارت نہ ہو سکے۔



سیرت امام الانبیاء کانفرنس

✽ 14 فروری بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامعہ مسجد محمدیہ الہمدیہ عاظمیہ پارک نیو بھو گیوال باغبانپورہ لاہور مولانا قاری محمد حنیف ربانی، مولانا عبدالمنان راسخ خطابات فرمائیں گے۔

منجانب: محمد ابراہیم سلفی خطیب و ناظم مسجد ہذا

0300-8851572

دعائے صحت

✽ حضرت حافظ محمد یوسف پوروی کے والد محترم ان دنوں سخت بیمار ہیں احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔ (ادارہ)

اگر ضرورت ہو

✽ اہل حدیث کی کسی مسجد اور مدرسہ کے لیے قاری حافظ قرآن اور خطیب کی ضرورت ہو تو اس نمبر پر رابطہ کریں۔

رابطہ: 0307-4348810 - 0305-7394410

اظہار تعزیت

✽ مرکزی جمعیت الہمدیہ تحصیل گوجرہ کے رہنماؤں نے قاری عبدالرحیم زاہد آف کمالیہ کے انتقال پر دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کے لیے دعا کی ہے۔

منجانب: محمد سر فراز حسن گوجرہ 0300-7282508

میرپور میں ضرورت خطیب

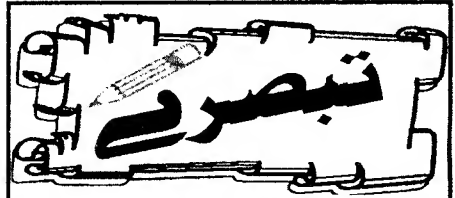
✽ جامع مسجد محمدی سیکٹر 1/ ڈی میرپور (آزاد کشمیر) کے لیے اردو کے اچھے خطیب کی ضرورت ہے۔ خواہشمند جلد رابطہ کریں۔ رابطہ: چوہدری محمود احمد

0322-9365559 - 0355-6120226

ضرورت رشتہ

✽ بیٹی عمر 23 سال مغل برادری اہل حدیث (ایم ایس سی فزکس) سائنس ٹیچر حاضر درس گورنمنٹ سکول گریڈ نمبر 16 کے لیے لاہور شہر گوجرانوالہ شہر اور حافظ آباد شہر سے ہم پلہ رشتہ درکار ہے۔ صرف والدین رابطہ کریں۔

منجانب: سیف اللہ مغل 0321-6416484



تحقیقی مقالہ: مروجہ جشن و جلوس

تحریر: مولانا محمد صفدر عثمانی

ضخامت ۴۷ صفحات، قیمت: درج نہیں خویصورت ناسل، سفید کاغذ، اعلیٰ پرنٹنگ

ناشر: ادارہ تحقیقات عثمانیہ اہل حدیث

اندرون اعوان چوک، نوشہرہ روڈ، گوجرانوالہ

0301-7464946

ملنے کے پتے: مکتبہ محمدیہ، مکتبہ اسلامیہ

اسلامی اکیڈمی اردو بازار لاہور

مولانا محمد صفدر عثمانی محقق عالم دین ہیں انہوں نے ۳ جنوری ۲۰۱۴ء کو جامعہ محمدیہ چوک نیانیں گوجرانوالہ میں علماء کی مجلس میں تحقیقی و تربیتی مقالہ بعنوان ”مروجہ جشن و جلوس اور میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت“ پیش کیا۔ کہ مروجہ جشن و جلوس طریقت و محبت قرآن وحدیث سے ثابت نہیں اگر یہ انداز اور طریقہ اسلام میں ہوتا تو سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین اسے ضرور اپناتے۔ لیکن ایسا ثابت نہیں۔ فاضل مقالہ نگار نے اس رسم کے آغاز اور حیثیت پر ائمہ کرام اور عہد حاضر کے علماء کرام کی تحقیق اور آراء بھی پیش کی ہیں۔ اہل علم کے لیے استفادے کی چیز ہے۔ (ابوسفیف اللہ)

توہین آمیز خاکے



مسلم امہ کی روح کو تار تار کر دیا ہے۔ افسوس کہ ہمارے حکمران اس بات سے ڈرتے ہیں کہ کہیں انہیں شدت پسند نہ کہہ دیا جائے اپنی آزاد خیالی پر برقرار رکھنے کے لیے یہ مسلمان حکمران توہین رسالت ﷺ کو معمول کی کاروائی سمجھ کر نظر انداز کر رہے ہیں۔ حرمت رسول ﷺ کے مسئلے پر اسلامیان پاکستان جس طرح اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے وہ قابل قدر ہے جب بھی اس خوالے سے کسی بھی جماعت نے آواز اٹھائی تو پاکستانی عوام نے اس پر لبیک

انا للہ وانا الیہ راجعون

منبرِ نبوت روزہ الہدیث حافظ حسین طہ کو صدمہ!

گزشتہ دنوں مرکزی جمعیت الہدیث ضلع لاہور کے رہنما اور منبرِ نبوت روزہ الہدیث حافظ حسین طہ کی ہمیشہ محترمہ قضائے الہی سے انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! نماز جنازہ کی امامت حافظ حسین طہ نے کی جنازہ سے قبل انہوں نے مرحومہ کی دینی و فلاحی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ قاری مشتاق احمد فاروقی رانا محمد نصر اللہ خاں امیر لاہور امتیاز احمد مجاہد ناظم لاہور حافظ اشرف قمر حافظ بابر فاروق رحیمی عمران مجاہد عبدالرحیم قریشی سمیت تمام طبقہ ہائے فکر کے لوگوں اور جماعتی احباب کی کثیر تعداد جنازہ میں شریک ہوئی۔ مرحومہ یک طینت ملت ساز پابند صوم و صلوة اور شب بیدار خاتون تھیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی خطاؤں کو معاف فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین!

دریں اثناء مرکزی ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد ناظم اعلیٰ پنجاب میاں محمود عباس جناب عرفان اللہ شاہ قاری عبدالرحیم کلیم رانا خلیف خاں پسوری نے فون پر اور مدیر اعلیٰ ”الہدیث بشیر انصاری“ میاں عبداللہ بخش اور عتیق الرحمن نے ان کی رہائش پر جا کر اظہارِ تعزیت کیا۔ (ادارہ)

ناظم تعلیمات (پنجاب)

حافظ ثناء اللہ زابدی کو صدمہ

پچھلے ہفتے کو ناظم تعلیمات (پنجاب) جناب حافظ ثناء اللہ زابدی (صادق آباد) سرپرست حدیث ضلع رحیم یار خان کی بڑی ہمیشہ محترمہ اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحمن چیمہ (لودھراں) کی اہلیہ محترمہ بقضائے الہی وفات پا گئیں۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون) مرحومہ نہایت ہی صالحہ صوم و صلوة کی پابند اور ہمہ وقت ذکر الہی میں مشغول رہنے والی خاتون تھیں۔ نماز جنازہ کی امامت شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد رفیق الاثری نے کی۔ نماز جنازہ میں علاقہ کی اہم شخصیات کے علاوہ علماء خطباء شیوخ الحدیث طلباء کثیر تعداد میں شریک ہوئے جماعتی رہنماؤں و دیگر احباب جماعت نے تعزیت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی حسنت قبول اور سینات سے درگزر فرمائے۔ آمین! (نوٹ) مرکز منہاج الاسلام ٹی رحیم یار خان میں اور مبارک مسجد الہدیث میں مرحومہ کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔

شریک غم: شعبہ اطلاعات تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان محترم جناب قاری حافظ محمد حنیف مدنی امیر مرکزی جمعیت ماڈل ناؤن لاہور کی ہمیشہ محترمہ محضر عیال کے بعد

سندری میں 20 جنوری 2015ء کو خالق حقیقی سے جا ملیں۔ مرحومہ صوم و صلوة کی پابند تھیں۔ نماز جنازہ جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی نے ان کے آبائی گاؤں 447 ضلع فیصل آباد میں پڑھائی۔ احباب جماعت ان کی مغفرت اور رفیع درجات کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔

رابطہ کے لیے: حافظ محمد حنیف مدنی، کاموئک

0300-4960162

قاری محمد حسین بلوچ کو صدمہ

گزشتہ دنوں مرکزی جمعیت الہدیث پنجاب کے

رہنما اور نامور عالم دین مولانا قاری محمد حسین بلوچ کے کزن افتخار احمد بلوچ عارضہ جگر کی طویل علالت کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم نہایت ملت ساز یک طینت اور پابند صوم و صلوة تھے۔ ان کی نماز جنازہ مولانا قاری حسین بلوچ نے پڑھائی نماز جنازہ میں تمام طبقہ ہائے فکر اور جماعتی احباب کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری لغزشوں کو معاف فرما کر ان کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ پیسندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین!

شریک غم: ناظم شہزاد بلوچ، ضلع اوکاڑہ

0300-4592242

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

گولڈن

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

مساجد کے لیے خصوصی رعایت

امپورٹڈ U.P.S

بھی دستیاب ہیں۔

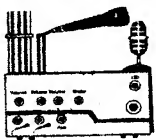
ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارٹینڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

0300-6430739

055-4213430

چوک نیائیں نزد ڈسٹی کالج گوجرانوالہ



الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل

ورائی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

محمد ذیشان ربانی

0343-6007696

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

فون نمبر: 0300-6430029, 055-4212804, 4226706

پروپرائیٹرز ایم اے اکرام مغل (ماہر مائیک)

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

سپر سٹار

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

0333-8294645

055-4237974

0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارٹینڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

مرکزی جمعیت اہلحدیث لاہور کے زیر اہتمام


مدر جامعہ القرآن **مرکز توحید و سنت**
لتحفظ القرآن الکریم • **جامع میحبد تقویٰ** **H** **بلاک وفاقی کالونی لاہور**

ان شاء الله
13
فروری 2015
خطبہ جمعۃ المبارک
عظیم الشان
پرنٹنگ

رانا ^{محرم جناب} **محمّد ناصر اللہ** ^{رحمۃ اللہ علیہ}
 مقبول ^{جناب} **حسین** ^{رحمۃ اللہ علیہ} بانی موتوی جامع مسجد تقوی
 انبیاز ^{محرم جناب} **احمد** ^{رحمۃ اللہ علیہ}

جانشین ولی کامل حفظہ مخدومی عزیز و محترم
کریم ابن کریم
محترم لاونا
حافظ
قاری
امیرادارۃ الاصلاح بونگا بلوچاں پھول نگر
میر محمد علی
الله تعالیٰ
حفظہ

آغاز خطبہ 12:40

نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب

اشرفیہ

خوتین کسے پروردگار کا انتظام ہوگا


حافظ حسین خطیب جامع مہاجر تقویٰ H بلاک وفیق کالونی
 0321 جوہر ٹاؤن 2222574
 رابطہ نمبر

Al-Fatah



پروپائیز محمد عثمان

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیوایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایسٹلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، شینڈل، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت کو الیفا ٹیڈ مکینک کے پاس تعریف لائیں۔

Mob:0321-7432246

Mob:0334-7967107

Ph:055-4230167

نیا سیں چوک نزدیکی کالج گوجرانوالہ⁷

بیت

اوپامہ کا دورہ

ہجینے پر بھی بات مان لی جائے گی بلکہ جو کہا بھی نہ گیا ہو وہ بھی ماننے کو تیار بیٹھے ہوں گے تو جناب امریکی صدر کو اپنا وقت ضائع کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ تو وہیں جائیں گے جہاں ان کے جانے سے فائدہ ہوگا۔ سعودی شاہ سلمان کے باوقار انداز سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ اگر آپ کردار میں مضبوط ہوں تو سپر پاور کے ساتھ ایسے بھی ذلیل کیا جاسکتا ہے۔ کاش! ہمارے موجود حکمران اس بات کا پتہ کرائیں کہ وہ کیا وجہ تھی کہ صدر ایوب کے دورہ کے موقع پر خود امریکی صدر استقبال کے لئے آیا تھا اور نیویارک کی سڑکوں کے کنارے شہری معزز مہمان پر پھول برسا رہے تھے۔ جی ہاں! شاید ہم تب مانگنے والے نہیں تھے بلکہ محنت سے کما کر کھایا کرتے تھے۔ کاش! ہم اب بھی ایسے ہو جائیں تو ہمیں پھر کسی امریکی صدر کے نہ آنے پر افسردہ نہیں ہونا پڑے گا بلکہ شاید ہمارا کوئی حکمران بھی امریکی صدر کو اکیلا چھوڑ کر کسی ضروری کام سے چلا جائے۔

وی پی آر ہمارے

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بھیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی و اخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

جوهر نایاب

جدید طبی ریسرچ مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ”جوہر نایاب“ تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ، شہر دروڈ، گوجرانوالہ

0345-6213064

معجون تسکین دل



دل کے تمام امراض کے لیے مفید ہے۔

مکمل علاج، مکمل خوراک

قیمت 3000 روپے
وزن 600 گرام

فیصل

معجون قوت اعصاب زعفرانی

16.12.33



☆ خوشگوار زندگی کے لحاظ مزید پر کیف

☆ اعضائے خاص کی تمام بیماریوں میں مفید

☆ قوت خاص اور امساک کے لئے نادر نسخہ

☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن

☆ جربان، احتلام، ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید

دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ

دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا

اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔ 1200 روپے

جگر و معدہ کی اصلاح کر کے نیا خون پیدا کرتا ہے۔ 500 گرام

عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی مؤثر اور مفید ہے۔

آب سیب	آب لیمو	آب انار	آب آدک	درق فقرہ	ختم خرقہ
آب بنی	آب لیمو	شہدائے	بہمن سفید	عود ہندی	
زعفران	مردارید	درق طلاء	نشینہ	بادرنجوبہ	
ابریشم	گل سرخ	گل نیلوفر	تھمر کاہو	درق عتقنی	
سندل سفید	طباشیر	آندہ	جوہر مریان	مغز تر بوڑ	
گل بنی	لاچی خورہ	کھرباشی	بہمن سرخ		

پاکستان

بھرمیں

فری

ہوم ڈیلیوری

0314-3085577

فیصل FOODS سٹار بلائز ڈی ٹی گرو انڈسٹریز کالونی فیصل آباد



جہانگیر آباد
15 سال سے اللہ کے نہیں انوار کی
خدمت میں مصروف عمل

کانونی بیچ کے ساتھ ساتھ 3-4-5 مارلز بیچ کر بھی دیتا ہوں۔

13407

کریم الدین

0300-4619256
0321-4619256

0336-4236117

0323-4315701

60-A ماڈرن کلاسیک سیکورڈ نزد امتیاز رہائشی سکول کوہِ گلہستان لاہور

042-35943765

042-35943766

E-mail: astawanahaj@yahoo.com

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِلَيْهِ رَاجِعُونَ

يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمَطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ الْوَاسِعَةِ
مَرْضِيَّةً فَاطِمَةً فَإِنَّ عِبَادِي وَأَعْبَادِي لَنُجِنُّهُ

نقدم أخلص التعازي وأصدق المواساة

إلى مقام خادم الحرمين الشريفين

الملك سلمان

بن عبدالعزيز آل سعود أيده الله

وإلى الأسرة المالكة وإلى الشعب السعودي الكريم

غفر الله الفقيد الملك عبدالله بن عبدالعزيز بواسع رحمته
وأسكنه فسيح جناته وألهم الصبر والسلوان الأسرة المالكة
والشعب السعودي النبيل والأمة الإسلامية.

0300-4473973

049-4423547

ميان محمود عباس

الأمين العام لجمعية أهل الحديث المركزية بإقليم پنجاب
ورئيس الجامعة المدنية جي تي رودبتو كي قصور - باكستان

Weekly **AHL- E - HADITH**

106, Ravi Road Lahore (54000)

E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE: www.ahlehadith.org

Head Office:

Tell. 042-37729933

Fax: 042-37725525

Weekly Ahl-e-Hadith

042-37720257

Paigham T.V:

042-37722876

منظر اسلام
جناب محترم
حضرت مولانا
حافظ
علاء اللہ محمدی
صاحب حفظہ اللہ

0302-6593444
0344-4442000

امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع وہاڑی

اور

شیخ جناب محترم
عامر رشید
ڈاکٹر

0301
6570200 کو ناظم مالیات ضلع وہاڑی

جناب محترم
محمد بلال
مولانا

0300
8282509 کو ناظم ضلع وہاڑی

منتخب کرنے پر اور ان کی قیادت پر بھرپور اعتماد کرنے پر مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع وہاڑی کے تمام اراکین و ممبران شوریٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

ابن حبان

صدر اہلحدیث یوٹھ فورس
قاری ضیاء الرحمن ارشد
0302-6256749

ابن حبان

0307-7090111
0346-7090111

عبدالمساجد

0300
7732252

قیصر بھٹہ جیولرز
قیصر شہزاد بھٹہ میپسی

0300
7728785

محمد اکرم ذہبی زرگر 0302 6256749 || ملک محمد علی میپسی